نماز
کس کے پیچھے ادا کریں؟
مؤلف
مولانا محمد شہزاد قادری ترابی
زاویہ
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ، لاہور

فہرست

عرض مولف

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا جل جلالہ ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اس پروردگار جل جلالہ کے ہم پر اتنے احسانات ہیں، جس کا ہم شمار نہیں کرسکتے۔ ہم اگر پیدائش سے لے کر موت تک بھی اپنا سر اس کریم پروردگار کی بارگاہ میں جھکا کر رکھیں تو بھی اس کی فقط ایک نعمت کا شکر نہیں بجا لاسکتے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم غلامان مصطفیٰ ﷺ پر رات دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کو پابندی وقت کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ یہ وہی نماز ہے جسے اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا، یہ وہی نماز ہے جو پروردگار عالم کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے اور دیدار باری تعالیٰ کا وسیلہ ہے۔

ہمیں جس طرح نماز کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح جماعت کی پابندی کا بھی حکم

دیا ہے اور وہ بھی صحیح العقیدہ امام کے پیچھے ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ہماری نمازیں برباد نہ ہوں کیونکہ جس شخص کا عقیدہ باطل ہوگا اس کے پیچھے نماز بھی باطل ہوگی کیونکہ جب بدعقیدہ اور گستاخ و بے ادب امام کی خود کی اپنی نماز نہیں ہوگی، تو اس کے پیچھے ہماری نماز کیسے ادا ہوگی؟

یاد رہے ایمان اور عقیدہ بنیاد ہے، اعمال اس کے ماتحت ہیں۔ اگر عقیدہ درست نہیں تو تمام عبادات مردود ہیں کیونکہ اگر کسی عمارت کی بنیاد ناقص ہو تو عمارت زمین بوس ہوکر نیست و نابود ہوجاتی ہے لہذا اگر کسی امام کا بنیادی عقیدہ درست نہیں تو اس کی عبادات بھی درست نہیں۔ ایسے بدعقیدہ اور بے ادب امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

زیر نظر کتاب میں ہم نے نہایت ہی آسان انداز میں سنی حضرات کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ہم کس کے پیچھے نماز پڑھیں؟ اور کس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں؟ بدمذہبوں کے عقائد نظریات، ہمارے اور ان کے درمیان واضح فرق اور ان کے اسلام دشمن کارنامے واضح کئے گئے ہیں تاکہ لوگوں پر ان کی اصلیت واضح ہو۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقط والسلام

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

نماز کی اہمیت

القرآن: ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقرر وقت پر فرض ہے (سورۂ نساء آیت 103)

القرآن: ترجمہ: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں' اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہ پختہ دین ہے۔ (سورۂ البینہ آیت نمبر 5)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے نماز کی پابندی کی اس کے لئے قیامت کے دن نماز نور ہوگی اور اس کے ایمان کی دلیل ہوگی اور اس کی نجات ہوگی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی۔ اس کے لئے نماز نہ نور ہوگی' نہ اس کے ایمان کی دلیل ہوگی' نہ اس کی نجات کا سامان ہوگی اور یہ شخص قیامت کے دن قارون' فرعون' (اور اس کے وزیر) ہامان اور (مشہور مشرک) ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (بحوالہ: احمد' دارمی' بیہقی فی شعب الایمان)

حدیث شریف: معراج کی رات حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے ایک منظر یہ ملاحظہ فرمایا کہ کچھ مردوں اور عورتوں کے سروں پر فرشتے ضربیں لگاتے ہیں اور چوٹ سے ان کے دماغ اس طرح بہتے تھے جس طرح بڑی نہر بہتی ہو اور وہ درد سے چیختے ہوئے کہتے تھے' ہائے افسوس! ہائے ہلاکت! آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا یہ لوگ بے وقت نماز پڑھتے تھے (وقت گزار کر قضا نماز پڑھتے تھے) (بحوالہ: ملخص از درۃ الناصحین)

باجماعت نماز کی اہمیت

القرآن: ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی باجماعت نماز ادا کرو (سورۂ بقرہ آیت نمبر 43)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! مدینہ منورہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کروں؟ فرمایا حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح سنتے ہو؟ عرض کی جی ہاں فرمایا تو (باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں) حاضر ہو (ابوداؤد جلد اول ص 81)

حدیث شریف: سرکار اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں' انہیں جمع کیا جائے (اور آگ روشن کی جائے) اور پھر کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے اور میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز (باجماعت) میں حاضر نہیں ہوتے تو ان پر ان کے گھروں کو جلا ڈالوں (بخاری جلد اول ص 89)

امام کیسا ہونا چاہئے؟

کسی شخص کے امام بننے یا کسی کو امام بنانے کے لئے جن شرائط کا ہونا ضروری ہے۔ ان سب میں سب سے اہم بنیادی اور اولین شرط اس کا صحیح العقیدہ مسلمان ہونا ہے۔

1: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو تم میں سب سے بہتر ہوں' انہیں امام بناؤ (بحوالہ: سنن کبریٰ جلد سوم ص 90)

2: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں۔ اگر تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو اپنے میں سے بہتر لوگوں کو امام بناؤ (بحوالہ: ابن عساکر)

3: امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جس امام (کے عقیدے) پر اعتماد اور جو اہلسنت سے ہو' اس کے پیچھے نماز ادا کریں (بحوالہ: تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 207)

4: علامہ نووی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ فاسق کی اقتداء میں نماز مکروہ ہے اور جس کی بدعت (بدعقیدگی) کفر کی حد تک نہیں پہنچی اس کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے اور جس کی بدعت (عقیدہ ونظریہ) حد کفر تک پہنچی ہے اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں (روضۃ الطالبین جلد اول ص 459 مطبوعہ بیروت)

5: امام زہیر بن البابی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' جب تجھے یقین ہو جائے کہ فلاں (امام) بدعتی ہے تو اس کے پیچھے جمعہ اور دوسری پڑھی ہوئی نمازوں کو دوبارہ پڑھ لے (کتاب السنہ جلد اول ص 129)

6: امام اسماعیل بن محمد اصبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں محدثین عظام بدعتیوں (بدمذہبوں) کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے تھے تاکہ عوام الناس اسے دلیل بنا کر

کہیں گمراہ نہ ہو جائیں۔ (بحوالہ: الحجۃ فی البیان المحجۃ وشرح عقیدہ اہل السنہ جلد دوم ص 508)

7: امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ بدمذہب کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں (بحوالہ: شرح فقہ اکبر ص 5)

8: فقہ حنفی کی کتاب درمختار میں ہے:

امامت نماز کے زیادہ لائق وہ شخص ہے جو فقط احکام نماز مثلاً صحت وفساد نماز سے متعلق مسائل سے زیادہ آگاہ ہو بشرطیکہ وہ ظاہری گناہوں سے بچنے والا ہو (درمختار باب الامامۃ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی 82/1 فتاویٰ رضویہ جدید چھٹی جلد ص 382 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور)

9: کافی میں ہے:

جو شخص سنت سے زیادہ واقف ہو' وہ امامت کے لئے بہتر ہوتا ہے مگر اس صورت میں نہیں جب اس کے دین پر اعتراض ہو۔

10: بحر الرائق میں ہے:

محیط وغیرہ میں تصحیح امامت اعمٰی کی کراہت اس بات سے مقید کی ہے کہ جب وہ قوم سے افضل نہ ہو اگر وہ افضل ہو تو اس کا امام بننا بہتر ہے۔

(بحر الرائق باب الامامۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی 348/1 فتاویٰ رضویہ)

11: امام محمد علیہ الرحمہ نے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ سے نقل کیا ہے کہ اہل بدعت کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ (فتح القدیر باب الامامۃ' مطبوعہ مطبع نوریہ رضویہ سکھر

354/1 فتاویٰ رضویہ ص 400)

12: غیاث المفتی پھر مفتاح السعادۃ پھر شرح فقہ اکبر میں سیدنا امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے، بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں (شرح الفقہ الاکبر، خطبۃ الکتاب، مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر ص 5 فتاویٰ رضویہ ص 401)

13: بحر الرائق میں ہے محیط، خلاصہ، مجتبیٰ وغیرہ میں ہے اس کی بدعت حد کفر تک نہ پہنچی ہو، اگر اس کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز نہ ہوگی (بحر الرائق باب الامامۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی 349/1 فتاویٰ رضویہ ص 669)

14: کبیری میں ہے کراہت کے ساتھ اس کی اقتداء اسی صورت میں جائز ہے، جب اس کا اعتقاد حد کفر تک نہ پہنچا دے، اگر وہ حد کفر تک پہنچاتا ہے تو بالکل اس کے پیچھے نماز جائز نہ ہوگی (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الامامۃ، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص 514، فتاویٰ رضویہ ص 449)

15: کبیری شرح منیہ میں ہے:

بدعتی کو امام بنانا بھی مکروہ ہے کیونکہ وہ اعتقاد کے لحاظ سے فاسق ہے اور ایسا آدمی عملی فاسق سے بدتر ہے کیونکہ عملی فاسق اپنے فسق کا اعتراف کرتا ہے اور ڈرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار رہتا ہے۔ بخلاف بدعتی کے اور بدعتی سے وہ شخص مراد ہے جو اہلسنت و جماعت کے عقائد کے خلاف کوئی دوسرا عقیدہ رکھتا ہو (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الامامۃ، سہیل اکیڈمی لاہور ص 514، فتاویٰ رضویہ ص 448)

بدعتی کون؟

علامہ طحطاوی علیہ الرحمہ حاشیہ درمختار میں نقل فرماتے ہیں:

جو شخص جمہور اہل علم و فقہ و سواد اعظم سے جدا ہو جائے، وہ ایسی چیز میں تنہا ہوا جو اسے دوزخ میں لے جائے گی تو اے گروہ مسلمین! تم پر فرقۂ ناجیہ اہلسنت و جماعت کی پیروی لازم ہے کہ خدا کی مدد اور اس کا حافظ و کارساز رہنا موافقت اہلسنت میں ہے اور اس کا چھوڑ دینا اور غضب فرمانا اور دشمن بنانا سنیوں کی مخالفت میں ہے اور یہ نجات دلانے والا گروہ اب چار مذہب میں مجتمع ہے، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے۔ اس زمانہ میں ان چار سے باہر ہونے والا بدعتی جہنمی ہے (حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار، کتاب الذبائح مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت 153/4، فتاویٰ رضویہ ص 399)

بدعتیوں کی مذمت

ابو نعیم حلیہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

بدعتی لوگ تمام جہان سے بدتر ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، مروی از ابو سعید موصلی، مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت 289/8، فتاویٰ رضویہ ص 674)

بیہقی کی حدیث میں ہے سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ فرض، نہ نفل، بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

امام دارقطنی و ابو حاتم محمد بن عبد الواحد خزاعی اپنے جزء حدیثی میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

اہل بدعت دوزخیوں کے کتے ہیں۔

(کنز العمال' فصل فی البدع' مطبوعہ موسستہ الرسالہ بیروت 218/1' فتاویٰ رضویہ ص674)

بدعتیوں کی نشانی

عقیلی و ابن حبان' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب واصہار چن لئے اور قریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی۔تم ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہ کرنا۔

(کتاب الضعفاء الکبیر (153) احمد بن عمران الاخنسی' مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت' 126/1 فتاویٰ رضویہ ص675)

بلکہ اسی حدیث میں روایت ابن حبان ان لفظوں میں سے ہے۔

یعنی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ' نہ پانی پیو' نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو

(کنز العمال' الباب الثالث فی ذکر الصحابۃ' حدیث 32529' مطبوعہ موسستہ الرسالہ بیروت 540/11' فتاویٰ رضویہ ص676)

فرقۂ غیرمقلدین (اہلحدیث) جو کہ تقلید ائمہ دین (امام اعظم ابوحنیفہ' امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور امام مالک رحمہم اللہ) کے دشمن' مذاہب اربعہ (چاروں مذاہب' حنفی' شافعی'

مالکی اور حنبلی) کو چوراہا بتائیں' ائمہ ہدیٰ کو احبار و رہبان ٹھہرائیں' سچے مسلمانوں کو کافر مشرک اور بدعتی بنائیں۔قرآن وحدیث کی آپ سمجھ رکھنا' ارشادات ائمہ (امام اعظم ابو حنیفہ' امام شافعی' امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) کو جانچنا' پرکھنا ہر عامی جاہل کا کام کہیں' بے راہ چل کر بے گاہ مچل کر' خدائے رحمٰن جل جلالہ' کی حلال کردہ چیزوں کو حرام کردیں اور خدائے رحمٰن جل جلالہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کہیں' ایسے لوگ گمراہ' بے دین' بدمذہب اور کائنات کی بدترین مخلوق ہیں۔جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں تعلیقا اور شرح السنۃ امام بغوی وتہذیب الآثار امام طبری میں موصولاً وارد:

کان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقوا الی اٰیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المومنین

یعنی حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما خوارج کو اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق جانتے کہ انہوں نے وہ آیات جو کافروں کے حق میں نازل ہوئیں' اٹھا کر مسلمانوں پر چسپا کردیں۔

(بخاری' کتاب استتابہ المعاندین باب قتال الخوارج والملحدین' مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی 1051/2' فتاویٰ رضویہ ص657)

بری اور ناجائز بدعتیں

چندوہ ناجائز کام یا بری بدعتیں ہیں جن کو قرآن وحدیث میں منع کیا گیا' جو دین سے ٹکراتی ہیں اور اسلام کے مزاج اور اصولوں کے خلاف ہیں۔علمائے امت نوعیت کی وجہ سے بدعت سیہ (بری بدعت) کو حرام اور مکروہ کی اقسام میں بھی تقسیم کرتے ہیں۔

1: اسلامی قوانین کے نفاذ کی بجائے غیر اسلامی قوانین اور سسٹم کا نفاذ مثلاً پاکستان

کا عدالتی نظام جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کا حکم ہے۔

:2 مسلم ممالک کے حکمرانوں کا ذاتی اقتدار کے لئے اسلام دشمن ممالک سے مدد حاصل کرنا یا مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنا جیسے افغانستان اور عراق کے مسلمانوں کے خلاف مدد کی۔

:3 ایصال ثواب کو فرض‘ واجب یا لازم قرار دینا یعنی انہیں نہ کرنے کو یا دیگر ایام میں کرنے کو ناجائز‘ حرام اور گناہ قرار دینا‘ کوئی خودساختہ اور غلط بات کسی سے منسوب کرنا۔

:4 عورتوں کا بے پردہ بن سنور کر خوشبو لگا کر گھومنا

:5 شادی بیاہ کے موقع پر مہندی‘ مایوں اور ستارے اور فضول خرچی جیسے کام کرنا

:6 عورتوں اور مردوں کی مشترکہ تقریبات کرنا‘ محلے یا بازار میں خواتین کا بے پردہ ہو کر خریداری کرنا

:7 درس قرآن‘ درس حدیث‘ جلسۂ میلاد النبی ﷺ‘ نعت شریف اور صلوٰۃ وسلام کو ناجائز اور بری بدعت کہنا

:8 سود کو جائز‘ جہاد کو منسوخ قرار دینا‘ ارکان اسلام کلمہ‘ نماز‘ روزہ‘ زکوٰۃ اور حج میں سے کسی کو کم کر دینا

:9 میت پر احباب کی شاندار دعوتیں کرنا اور غریبوں کو ان سے یکسر محروم رکھنا

:10 مزارات اور پیرو مرشد کو سجدہ تعظیمی کرنا (سجدۂ عبادت مسلمان ہرگز کسی کو نہیں

کرتے) مزارات پر دیگر غیر شرعی کام بری بدعت اور حرام ہیں۔

:11 تعزیہ داری اور ماہ محرم الحرام میں مختلف خرافات

:12 کسی مستحب ومباح بدعت پر خودساختہ اور غیر شرعی پابندی لگانا

:13 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی جائز کردہ چیزوں کے متعلق اس کے بندوں میں شک پیدا کرنا اور ان پر عمل کرنے والے مسلمانوں کو شرک وبدعت کا مرتکب قرار دے کر دین اسلام سے از خود خارج کر دینا

:14 میلاد النبی ﷺ‘ بزرگوں کے ایصال ثواب اور عرس کی تقاریب کو حرام کہنا

:15 صحابہ کرام علیہم الرضوان‘ اہلبیت اطہار اور اولیاء کرام کو برا کہنا

:16 سرکار اعظم ﷺ کے روضہ انور کی زیارت کے لئے سفر کرنے کو شرک اور حرام قرار دینا

:17 تقلید‘ تقدیر‘ واقعہ معراج اور احادیث کا انکار کرنا

:18 وسیلے کو ناجائز قرار دینا‘ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنا‘ جیسا کہ دیوبندی فرقے میں کوّا کھانا ثواب قرار دیا گیا ہے۔

:19 نماز میں سرکار اعظم ﷺ کے خیال کو برا اور شرک قرار دینا۔

:20 نذر و نیاز کو حرام قرار دینا

:21 سرکار اعظم ﷺ کے مرتبے اور مقام میں کمی کرنا

:22 سرکار اعظم ﷺ کی نورانیت کا انکار کرنا

:23 سرکار اعظم ﷺ کی ذات میں (اپنے زعم فاسد میں) عیب تلاش کرنا

24: ائمہ مجتہدین کو برا کہنا اور ان پر طعنہ زنی کرنا

25: حسینیت پر یزیدیت کو فوقیت دینا

26: امت میں انتشار پھیلانے کے لئے چوتھے دن قربانی کرنا

27: عیدین میں گلے ملنے کا عمل بدعت قرار دینا

28: کسی بھی موقع پر جھوٹی روایات اور غلط نعتیہ اشعار پڑھنا

29: بروج' ستاروں یا سیاروں کو مستقبل کی خبروں کے حصول کا ذریعہ سمجھنا

30: چوتھائی سر کا مسح کرتے ہوئے گردن کے سامنے والے حصے کا مسح کرنا

یہ تمام بدعت سیۂ یعنی بری بدعتیں ہیں' ان کاموں سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے کیونکہ اس کے ارتکاب سے بندہ بدعتی اور حرام کا مرتکب ہوتا ہے۔

گستاخ و بےادب گروہ کی نشانیاں

حدیث شریف: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن (کے گورنر کے فرائض انجام دے رہے تھے) تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا' حضور ﷺ نے اسے چار لوگوں میں تقسیم کردیا۔ اقرع بن حابس حنظلی' عیینہ بن بدر فزاری' علقمہ بن علاثہ عامری جس کا تعلق بنو کلاب سے تھا اور زید الخیر طائی جس کا تعلق بنو نبہان سے تھا۔ قریش اس بات سے ناراض ہوگئے اور کہنے لگے حضور ﷺ نے نجد کے سرداروں کو عطا کردیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے ان کی تالیف قلب کے لئے ایسا کیا ہے۔ پھر ایک شخص آیا جو گھنی داڑھی کا مالک تھا اس کے گال ابھرے تھے' آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں' پیشانی اونچی تھی اور اس نے

سر منڈوایا ہوا تھا' وہ بولا! اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ سے ڈریئے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا؟ کیا ایسا ہے کہ اس نے مجھے اہل زمین کے لئے امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین تسلیم نہیں کرتے پھر وہ شخص چلا گیا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی' لوگوں نے دیکھا کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ (قرآن مجید) ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ یہ اہل اسلام کے ساتھ جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے' وہ لوگ اسلام سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے کوئی تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ اگر ان لوگوں کو پالیتا تو انہیں ضرور قتل کردیتا جیسے قوم عاد کو قتل کیا گیا۔

(بحوالہ: مسلم شریف' جلد اول' کتاب الزکوٰۃ' حدیث نمبر 2347' ص 806' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

فائدہ: آپ نے صحاح ستہ کی مایہ ناز کتاب مسلم شریف کی حدیث ملاحظہ فرمائی اس میں گستاخ و ادب گروہ کی جن نشانیوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:

1: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی تعظیم و ادب ان میں نہیں ہوگا۔

2: گستاخ و بےادب ٹولہ قرآن مجید بہت اچھا پڑھے گا مگر قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

3: نماز ایسی پڑھیں گے کہ مسلمان ان کی نمازوں کو دیکھ کر اپنی نمازوں کو حقیر (کم تر) جانیں گے۔

4: جس نام نہاد مسلمان نے حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی کی وہ کلمہ گو تھا' اس کی داڑھی گھنی تھی' اس کے گال ابھرے ہوئے تھے' آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں' پیشانی اونچی تھی' سر منڈا ہوا (گنجا) تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ ایمان سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

5: اس گستاخ کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی جن میں یہ نشانیاں ہوں گی۔

نتیجہ: معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ پڑھنے' اچھا قرآن مجید پڑھنے' روزے رکھنے' زکوٰۃ دینے' گھنی داڑھی رکھنے اور لمبی نمازیں پڑھنے اور تبلیغیں کرنے کے باوجود بندہ مومن نہیں بن سکتا کیونکہ ایمان کی بنیاد اور اساس اعمال نہیں بلکہ حضور ﷺ کی تعظیم و ادب ہے' اعمال اچھے ہوں' تعظیم و ادب نہ ہو تو سب کچھ بیکار ہے۔

نماز اچھی' زکوٰۃ' اچھی مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجۂ بطحا کی عزت پر خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

سوال: تمام ہی مسلمانوں نے سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی کرنا ہے تو پھر آپ بدمذہبوں (وہابیوں' دیوبندیوں' شیعوں اور سعودیوں) کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

جواب: بے شک ہر کلمہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے لیکن کسی شخص کو امام مقرر کرنا اپنی نمازیں اس کے سپرد کرنے کے مترادف ہے لہذا ہم اپنی نمازیں کسی ایسے شخص کے سپرد کیوں کریں جو گستاخ رسول ہو' جب گستاخ امام کی خود کی نماز قبول نہیں ہوتی تو پھر ہماری گستاخ امام کے پیچھے نماز کیسے ہوگی؟

سوال: یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ گستاخ امام کی اپنی نماز ادا نہیں ہوتی؟

جواب: تمام اعمال کی بنیاد ایمان و عقیدہ ہے جس کا عقیدہ غیر اسلامی ہو وہ مرتد ہے اور مرتد کی عبادت رب تعالیٰ کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں۔

سوال: آپ کو کیسے معلوم ہے کہ آپ کی نماز قبول ہو جاتی ہے؟

جواب: الحمدللہ! ہم اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی باادب مسلمان ہیں۔ ہم نبی پاک ﷺ سے لے کر تمام نیک ہستیوں کا ادب و احترام کرتے ہیں۔ کسی کی شان میں بے ادبی و گستاخی نہیں کرتے حتیٰ کہ اہل اللہ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کی تعظیم و ادب کرتے ہیں۔

الحمدللہ! ہمارا ایمان کامل ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے کہ وہ ہماری نمازوں کو شرف قبولیت بخشے گا جہاں تک قبولیت کا تعلق ہے تو دنیا کا کوئی بھی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری نماز سو فیصد قبول ہی ہے۔

مگر بدعقیدہ بدمذہب اور گستاخ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی تو احادیث مبارکہ میں سخت ممانعت ہے۔

سوال: وہ کون سی حدیث ہے جس میں بدمذہب' بدعقیدہ اور بے ادب شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے؟

جواب: صحاح ستہ کی کتاب ابوداؤد شریف میں حدیث موجود ہے۔

گستاخ کو امام مت بناؤ

حدیث شریف: صالح بن خیوان نے حضرت ابوسہلتہ السائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ امام احمد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے تھے کہ ایک آدمی نے کچھ لوگوں کی امامت کی تو قبلہ کی جانب تھوک دیا اور حضور ﷺ دیکھ رہے تھے چنانچہ جب وہ فارغ ہوگیا تو حضور پرنور ﷺ نے (صحابہ کرام سے) فرمایا کہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھایا کرے۔ اس کے بعد اس نے ان لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو (صحابہ کرام نے نماز پڑھنے سے) منع کر دیا اور اسے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی بتایا۔ چنانچہ اس نے حضور ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا...... ہاں اور میرے خیال میں آپ ﷺ نے فرمایا...... بے شک تم نے (کعبہ کی طرف تھوک کر) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے (بحوالہ: ابو داؤد جلد اول' کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 479 ص 221' مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ: اس حدیث شریف میں مندرجہ ذیل باتیں سامنے آئیں۔

1: گستاخ و بے ادب آدمی کو امام نہ بنایا جائے۔

2: گستاخ و بے ادب امام چاہے باشرع' نمازی' روزہ دار' حافظ قرآن مسلمان ہی کیوں نہ ہو وہ اگر امامت کرائے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

3: جس امام نے اصل کعبہ کو نہیں بلکہ فقط کعبہ کی جانب (سمت) تھوک دیا' اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا تو اندازہ کیجئے جو امام' حضور ﷺ کی شان و عظمت کے متعلق زبان درازی کرے' اس امام کے پیچھے

کیسے نماز ہوسکتی ہے؟

4: کعبہ کی سمت تھوکنا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہے تو ذات پاک مصطفیٰ ﷺ کے علم غیب' حیات' نورانیت' اختیارات اور آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی چیز کی توہین اور بے ادبی کا مرتکب امام اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کو کس قدر ناپسند ہوگا؟

گستاخ رسول کو مسجد سے نکال دیا گیا

منافق لوگ مسجد نبوی شریف میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے مذاق اڑاتے تھے۔ ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکھٹے بیٹھ کر آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے دیکھ کر حکم دیا کہ ان منافقین کو مسجد نبوی سے سختی سے نکال دیا جائے۔

حضرت ابوایوب اور حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہم اٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے بن ودیعہ کو پکڑا۔ اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کی منہ پر طمانچہ مارا اور گستاخ و بے ادب کو مسجد نبوی سے باہر نکال دیا اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرماتے جاتے اے خبیث منافق! تجھ پر افسوس ہے تو مسجد نبوی سے نکل جا۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے زید بن عمرو (منافق) کو پکڑ کر زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا یہاں تک کہ وہ گر گیا۔ اس منافق نے کہا افسوس ہے اے دوست! تو نے مجھے سخت عذاب (دکھ)

دیا۔حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے منافق کے جواب میں فرمایا کہ (خدا تعالیٰ تجھے دفع کرے) خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے۔وہ اس سے سخت تر ہے۔

(سیرت ابن ہشام ص288)

نتیجہ:جن منافقین کو مسجد نبوی سے نکالا گیا۔وہ منافقین نماز پنجگانہ ادا کرنے کے لئے مسجد نبوی میں آتے تھے' روزے رکھتے تھے' کلمہ طیبہ پڑھتے تھے اور جہاد پر بھی جاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ حضورﷺ کو غیب کا علم نہیں ہے۔نبی کریمﷺ تو ہمارے جیسے ہیں۔یوں حضورﷺ کے گستاخ تھے۔آج کل کے بھی بدمذہب بظاہر کلمہ گو' چہرہ پر داڑھی' نمازی' روزہ دار' حاجی' حافظ' قاری' تبلیغی اور دین دار نظر آتے ہیں مگر ان کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ نبیﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور نبیﷺ ہمارے جیسے ہیں۔ان بدمذہبوں میں شیعہ' قادیانی' دیوبندی' غیر مقلد اہلحدیث' توحیدی' سعودی وغیرہ سرفہرست ہیں۔

گستاخ و بے ادب امام کو قتل کردیا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک پیش امام ہمیشہ قرأت جہری یعنی بلند آواز قرأت والی نماز میں سورۂ عبس کی تلاوت کرتا مقتدیوں کی شکایت پر اسے طلب کیا گیا اور پوچھا کہ تم ہمیشہ یہی سورت تلاوت کیوں کرتے ہو؟ کہنے لگا۔مجھے خط آتا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریمﷺ کو جھڑکا ہے۔اس گستاخی و بے ادبی پر امام کا سر قلم کردیا گیا۔

صاحب روح البیان حضرت امام اسماعیل حقی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ ایک امام ہمیشہ نماز میں اسی سورت (سورۂ عبس) کی

قرأت کرتا ہے تو آپ نے ایک آدمی بھیجا جس نے اس امام کا سر قلم کردیا چونکہ وہ شان رسالتﷺ میں بے ادبی کے ارادے سے سورہ عبس کی قرأت کرتا تا کہ مقتدیوں کے دل میں بھی حضورﷺ کی عظمت کم ہو جائے' اس لئے نگاہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں وہ مرتد تھا اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے۔

(بحوالہ:تفسیر روح البیان سورۂ عبس پارہ30' از:امام اسماعیل حقی)

نتیجہ:حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جگہ آج کا پھس پھسا مسلمان ہوتا تو کہتا کہ صاحب جو بھی ہے مسجد کے امام ہیں نا' کلمہ تو پڑھتے ہیں نا' حافظ قرآن ہیں نا' مسلمان تو ہے نا' میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ تمام باتیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نہیں جانتے تھے؟ ہم تمام مسلمانوں سے بہت زیادہ جانتے تھے کیونکہ ہمیں دین صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ملا لیکن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ ایمان تھا کہ شان رسالتﷺ میں بے ادبی اور گستاخی ایمان' اعمال اور ہر ہر نیکی کو برباد کردیتی ہے۔اس لئے آپ نے ایک مسلمان امام کو نہیں بلکہ گستاخ و بے ادب کو قتل کیا اور جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس امام کو قتل کیا تو کسی صحابی نے آپ پر اعتراض نہ کیا جس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ گستاخ و بے ادب شخص امام تو کجا مسلمان کہلانے کا بھی حقدار نہیں۔

معلوم ہوا کہ جب گستاخ منصب امامت کے لائق نہیں تو اس کے پیچھے نماز کیسے ہوسکتی ہے۔

☆☆☆

سوال: دیوبندیوں کے عقائد سے آگاہ کریں؟

جواب: دیوبندی فرقے کے عقائد ونظریات ملاحظہ ہوں

عقیدہ: دیوبندی پیشوا اشرف علی تھانوی اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھتا ہے کہ ”پھر یہ کہ آپ ﷺ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔“ (بحوالہ کتاب حفظ الایمان ص 8 کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند مصنف: اشرف علی تھانوی)

مطلب یہ کہ (معاذ اللہ) سرکار ﷺ کے علم غیب کو پاگل، جانوروں اور بچوں سے ملایا۔

عقیدہ...... دیوبندی پیشوا قاسم نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس میں لکھتا ہے کہ ”اگر بالفرض زمانہ نبوی ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی ﷺ میں کچھ فرق نہیں آئے گا“۔

(بحوالہ: کتاب تحذیر الناس، صفحہ نمبر 34 دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، مصنف: قاسم نانوتوی)

مطلب یہ کہ قاسم نانوتوی نے حضور ﷺ کو خاتم النبیین ماننے سے انکار کیا۔

عقیدہ...... دیوبندی پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم ﷺ کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ

جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے“۔

(بحوالہ کتاب براہین قاطعہ صفحہ نمبر 51، مطبوعہ بلاڈھورا مصنف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی)

مطلب یہ کہ سرکار اعظم ﷺ کے علم پاک سے شیطان وملک الموت کے علم کو زیادہ بتایا گیا مولوی خلیل احمد کی اس کتاب کی دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے تصدیق بھی کی۔

عقیدہ......”زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ﷺ ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے آپ کو بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق کرنے سے زیادہ برا ہے۔“

(بحوالہ: کتاب صراط مستقیم صفحہ 169، اسلامی اکاڈمی اردو بازار لاہور مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی)

مطلب یہ کہ دیوبندی اکابر اسمٰعیل دہلوی نے نماز میں سرکار اعظم ﷺ کے خیال مبارک کے آنے کو جانوروں کے خیالات میں ڈوبنے سے بدتر کہا۔

عقیدہ...... دیوبندی پیشوا اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے اپنے پیر اشرف علی تھانوی کو اپنے خواب اور بیداری کا واقعہ لکھا کہ وہ خواب میں کلمہ شریف میں حضور ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کی جگہ اپنے پیر اشرف علی تھانوی کا نام لیتا ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (معاذ اللہ) پڑھتا ہے اور اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی اپنے پیر سے معلوم کرتا ہے تو جواب میں اشرف علی تھانوی توبہ واستغفار کا حکم دینے کے بجائے کہتا ہے۔” اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع

کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے"۔ (حوالہ کتاب الامداد صفحہ 35 'مطبع امداد المطابع تھانہ بھون انڈیا' مصنف: اشرف علی تھانوی)

مطلب یہ کہ کلمہ کفر کو اشرف علی تھانوی صاحب نے عین اتباع سنت کہا۔

عقیدہ......دیوبندی مولوی حسین علی دیوبندی نے اپنی کتاب بلغتہ الحیر ان میں لکھا ہے کہ "حضور ﷺ پل صراط سے گر رہے تھے میں نے انہیں بچایا"۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ......دیوبندی پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتا ہے کہ رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔" (معاذ اللہ)

(بحوالہ: کتاب: براہین قاطعہ ص 55' مصنف: خلیل احمد انبیٹھوی)

عقیدہ......دیوبندی مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ "جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں"۔ (بحوالہ: کتاب: تقویۃ الایمان تذکیر الاخوان صفحہ 43 مطبوعہ میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی)

عقیدہ......حضور ﷺ کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنا چاہیے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ: کتاب تقویۃ الایمان: ص 88' مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی)

عقیدہ......مولوی اسمٰعیل دہلوی نے حضور ﷺ پر افتراء باندھا کہ گویا آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

(بحوالہ: کتاب: تقویۃ الایمان ص 53)

عقیدہ......مولوی خلیل دیوبندی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ نمبر 52 پر لکھا

ہے کہ حضور ﷺ کا یوم ولادت منانا کنھیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ......مولوی خلیل دیوبندی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ 30 پر لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے اردو زبان علماء دیوبند سے سیکھی۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ......مولوی اشرف علی تھانوی مولوی فضل الرحمٰن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ہم خواب میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹایا۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ: کتاب افاضات الیومیہ صفحہ 62/37 مصنف مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)

عقیدہ......انبیاء کرام اپنی امت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

مطلب یہ کہ عمل اگر امتی زیادہ کر لے تو نبی سے بڑھ جاتا ہے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ: کتاب: تحذیر الناس ص 5' مصنف: مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی)

عقیدہ......لفظ رحمتہ للعالمین صفت خاصہ رسول ﷺ کی نہیں ہے اگر (کسی) دوسرے پر اس الفاظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ (بحوالہ فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص 9' مولوی رشید گنگوہی دیوبندی)

عقیدہ......محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا' شربت پلانا' چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ناجائز اور حرام ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص 435 مصنف: رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

عقیدہ......دیوبندی پیشوا حسین احمد مدنی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک خاص علم کی وسعت آپ ﷺ کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔

(الشہاب ثاقب صفحہ 91' مصنف: مولوی حسین احمد مدنی)

عقیدہ......دیوبندی پیشوا بانی دارالعلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب تصفیۃ العقائد صفحہ نمبر 25 پر لکھتا ہے کہ دروغ صریح بھی کئی طرح کا ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں۔ (تصفیۃ العقائد صفحہ نمبر 28/25 مصنف قاسم نانوتوی)

عقیدہ......یہ عقیدہ کہ آپ ﷺ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ نمبر 10' مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

عقیدہ......نبی کو حاضر و ناظر کہے۔ بلا شک شرع اس کو کافر کہے۔

(جواہر القرآن صفحہ نمبر 6' مصنف مولوی غلام اللہ خان دیوبندی پنڈی والا)

عقیدہ......حضور ﷺ کو یوم ولادت منانا ایسا ہے جیسے ہندو کنہیا کے پیدائش کو ہر سال مناتے ہیں۔ (براھین قاطعہ صفحہ نمبر 148' مصنف' مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی)

عقیدہ......جس شخص سے کوئی معجزہ نہ ہو اس کو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور اگلے مشرکوں کی ہے۔ (یعنی پیغمبر کے لئے معجزہ ضروری نہیں)

(کتاب تقویۃ الایمان صفحہ نمبر 17/16' مصنف مولوی اسماعیل)

عقیدہ......جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے کرے گا دنیا خواہ قبر خواہ آخرت وحشر اس کی

حقیقت کسی کو معلوم نہیں معلوم نہ نبی کو نہ ولی نہ اپنا حال معلوم دوسروں کا۔

(تقویۃ الایمان صفحہ نمبر 32' مصنف مولوی اسماعیل دہلوی دیوبندی)

عقیدہ......یوں کہنا کہ نبی یا رسول اگر چاہتے تو فلاں کام ہو جاوے گا شرک ہے۔

(بہشتی زیور حصہ اول صفحہ نمبر 45' مصنف اشرف علی تھانوی دیوبندی)

عقیدہ......سہرا باندھنا شرک ہے۔

(بہشتی زیور حصہ اول صفحہ نمبر 32' مصنف اشرف علی تھانوی دیوبندی)

عقیدہ......علی بخش' حسین بخش' عبد النبی وغیرہ نام رکھنا شرک ہے۔

(بہشتی زیور' حصہ اول نمبر 32' مصنف مولوی اشرف علی تھانوی)

عقیدہ......چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ کو نبوت ملی۔

(بہشتی زیور حصہ آٹھواں صفحہ نمبر 402' مصنف مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)

عقیدہ......قبلہ و کعبہ کسی کو لکھنا جائز نہیں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص265)

عقیدہ......عیدین میں (عید الاضحیٰ) کو معانقہ کرنا (گلے ملنا) بدعت ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص243)

عقیدہ......مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنی فتاویٰ کی کتاب امداد الفتاویٰ جلد دوم صفحہ 29/28 میں لکھتا ہے کہ شیعہ سنی کا نکاح ہو سکتا ہے لہذا اسب اولاد ثابت النسب ہے اور محبت حلال ہے۔

عقیدہ......مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کتاب الاضافات الیومیہ جلد 4 ص 139 پر لکھتا ہے کہ شیعوں اور ہندوؤں کی لڑائی اسلام اور کفر کی لڑائی ہے شیعہ صاحبان کی

شکست اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے اس لئے اہل تعزیہ کی نصرت (مدد) کرنی چاہئے۔ آپ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں ملاحظہ کیں اس کتاب کے متعلق دیوبندی اکابرین کیا لکھتے ہیں ملاحظہ کریں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی اپنی فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں تقویۃ الایمان کے بارے میں لکھتا ہے۔

1) کتاب تقویۃ الایمان نہایت ہی عمدہ کتاب ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص 351)

2) جو تقویۃ الایمان کو کفر اور مولوی اسمٰعیل کو کافر کہے وہ خود کافر اور شیطان ملعون ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص 252`356)

3) مولوی اسمٰعیل دہلوی قطعی جنتی ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص 252)

عقیدہ...... نذر و نیاز حرام ہے۔

عقیدہ...... پیر یا استاد کی برسی کرنا خلافِ سنت و بدعت ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص 461)

عقیدہ...... بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت ناجائز ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص 460)

عقیدہ...... اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہئے۔ (تقویۃ الایمان ص 55)

عقیدہ...... اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے ہر انسانی نقص وعیب اس کے لئے ممکن ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

عقیدہ...... حضور ﷺ کے والدین کریمین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد دیوبندیوں کے نزدیک مشرک ہیں۔

عقیدہ...... دیوبندیوں کے نزدیک یزید (امیرالمومنین جنتی اور بے قصور) ہے۔

(رشید ابن رشید)

اکابر دیوبند کے تراجم قرآن ملاحظہ ہوں

(خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں)

1۔ اللہ تعالیٰ کے علیم وخبیر ہونے کا انکار......

(1) القرآن: ولمایعلم اللہ الذین وامنکم۔

(سورۂ آل عمران آیت نمبر 142، پارہ 4)

ترجمہ: حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔ (فتح جالندھری دیوبندی)

ترجمہ: حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم سے جہاد کیا ہو۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ کو (معاذ اللہ) بے خبر لکھا ہے جو کہ کفر ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی اس کا ترجمہ اپنے ترجمۂ قرآن کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں۔

ترجمہ کنزالایمان:...... اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔

(امام اہلسنت)

2۔اللہ تعالیٰ کو مکر وفریب کرنے والا لکھا ہے......

(2)القرآن:ویمکرون ویمکراللّٰہ واللّٰہ خیرالمکرین۔

(سورہ انفال' پارہ نمبر9)

ترجمہ:وہ بھی داؤ کرتے تھے اوراللہ بھی داؤ کرتا تھا اوراللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔

(محمودالحسن دیوبندی)

ترجمہ: اوروہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی فریب کرتا تھا اوراللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔(شاہ عبدالقادر)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ تعالیٰ کو مکر وفریب کرنے والا لکھا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے الفاظ کا استعمال کفرنہیں ہے؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اس آیت کا ترجمہ کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں۔

ترجمہ:اوروہ اپنا سا مکر کرتے تھے اوراللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اوراللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔(امام اہلسنت)

3۔حضورﷺ کو بے خبر اور بھٹکا ہوا لکھا............

(3)القرآن:ووجدک ضالافھدی (سورہ والضحیٰ آیت نمبر7)

ترجمہ:اورآپ کو بے خبر پایا اورسو رستہ بتایا۔(عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آپکو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا رستہ بتلادیا۔(اشرف علی تھانوی دیوبندی)

ان دونوں مولویوں نے حضورﷺ کو بے خبر بھٹکا ہوا لکھا ہے اگر نبی بھولا بھٹکا اور بے خبر ہوگا تو پھر وہ امت کو کیا راستہ دکھائے گا نبی تو پیدائشی نبی اور ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔

امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اس کا ترجمہ کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں۔

ترجمہ:اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

4: بھول جیسے عیب کی نسبت رب تعالیٰ کی طرف کی............

(4)القرآن:نسواللّٰہ فنسیھم (سورۂ توبہ آیت67' پارہ10)

ترجمہ:یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اوراللہ نے ان کو بھلادیا۔(فتح محمد جالندھری دیوبندی' ڈپٹی نذیراحمد دیوبندی)

ترجمہ:وہ اللہ کو بھول گئے اللہ ان کو بھول گیا۔

(شاہ عبدالقادر' شاہ رفیع الدین' مولوی محمودالحسن دیوبندی)

ان تمام دیوبندی مولویوں نے اللہ تعالیٰ کی جانب بھول کی نسبت کی بھولنا ایک عیب ہے اوراللہ تعالیٰ ہر عیب ونقص سے پاک ہے۔

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اس کا ترجمہ اپنے ترجمۂ قرآن کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں۔

ترجمہ:وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔(امام اہلسنت)

5:اللہ تعالیٰ ہنسی کرتا ہے............

(5)القرآن:اللّٰہ یستھزیٔ (سورۂ بقرہ آیت15 پارہ1)

ترجمہ: اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے (شاہ عبدالقادر)

ترجمہ: اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ان سے (شاہ رفیع الدین)

ترجمہ: ان منافقوں سے ہنسی کرتا ہے۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

ترجمہ: اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔ (محمود الحسن دیوبندی)

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اس کا ترجمہ اپنے ترجمۂ قرآن کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں۔

ترجمہ: اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے۔ (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے)

آپ حضرات نے دیوبندیوں کے تراجم کی جھلک ملاحظہ فرمائی آپ حضرات فیصلہ کریں کیا ان لوگوں نے قرآن مجید کے تراجم میں خیانت نہیں کی کیا ایسے لوگ اسلام کے چہرے کو مسخ نہیں کر رہے؟

کیا ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہے؟

سوال: اہلحدیث (غیر مقلدین) کے عقائد سے آگاہ کریں؟

جواب: غیر مقلدین اہل حدیث وہابیوں کے عقائد درج ذیل ہیں۔

عقیدہ...... غیر مقلدین اہل حدیث وہابیوں کے نزدیک کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اس کا کھانا جائز ہے۔ (بحوالہ دلیل الطالب ص 413' مصنف: نواب صدیق حسن خان اہلحدیث)

(بحوالہ: عرف الجاری ص 247' مصنف: نورالحسن خاں اہلحدیث)

عقیدہ...... اہل حدیث کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کے

لئے سفر کرنا جائز نہیں (بحوالہ: کتاب' عرف الجاری ص 257)

عقیدہ...... اہل حدیث کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے

(بحوالہ: کتاب البنیان المرصوص ص 173)

عقیدہ...... اہلحدیث کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا

(بحوالہ کتاب دستور المتقی)

عقیدہ...... اہلحدیث وہابیوں کا امام ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین سو سے زائد مسئلوں میں غلطی کی ہے (بحوالہ: کتاب فتاویٰ حدیثیہ ص 87)

عقیدہ...... اہلحدیث کے نزدیک خطبہ میں خلفائے راشدین کا ذکر کرنا بدعت ہے

(بحوالہ: کتاب ہدیۃ المہدی ص 110)

عقیدہ...... اہلحدیث کے نزدیک متعہ جائز ہے (بحوالہ: کتاب ہدیۃ المہدی ص 118)

عقیدہ...... اہلحدیث کے نزدیک صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اقوال حجت نہیں ہیں

(بحوالہ: کتاب ہدیۃ المہدی ص 211)

عقیدہ...... امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اپنی کتاب اوضح البراہین ص 10 پر لکھتا ہے کہ حضور ﷺ کا مزار گرادینے کے لائق ہے' اگر میں اس کے گرادینے پر قادر ہوگیا تو گرادوں گا (معاذ اللہ)

عقیدہ...... بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی کا یہ عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے

چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے

(ماخوذ: حسین احمد مدنی‘ الشہاب الثاقب ص 43)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک فجر کی نماز کے واسطے علاوہ تکبیر کے دو اذانیں دینی چاہئے (بحوالہ: اسرار اللغت پارہ دہم ص 119)

عقیدہ......اہل حدیث امام ابوحنیفہ‘ امام شافعی‘ امام مالک‘ امام احمد ابن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کھلے عام گالیاں دیتے ہیں۔

عقیدہ......اہل حدیث اپنے سوا تمام مسلمانوں کو گمراہ اور بے دین سمجھتے ہیں۔

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک جمعہ کی دو اذانیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ بدعت ہے۔

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک چوتھے دن کی قربانی جائز ہے۔

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک تراویح 12 رکعت ہیں 20 رکعت پڑھنے والے گمراہ ہیں۔

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک فقہ بدعت ہے۔

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک حالت حیض میں عورت پر طلاق نہیں پڑتی ہے

(بحوالہ روضہ ندیہ ص 211)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک طلاق ہے۔

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔ اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں (بحوالہ:

بدور الاہلہ ص 341)

عقیدہ......اہل حدیث مذہب میں منی پاک ہے

(بحوالہ: بدور الاہلہ ص 15 دیگر کتب بالا)

عقیدہ......اہل حدیث مذہب میں مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے‘ نکاح کر سکتا ہے۔ اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہو

(بحوالہ: ظفر اللہ رضی ص 141‘ ص 142 نواب صاحب)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک زوال ہونے سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے (بحوالہ: کتاب‘ بدور الاہلہ ص 71)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک اگر کوئی قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دے اور پھر اس کی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں‘ وہ نماز اس کی مقبول نہیں اور نہ اس نماز کی قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے‘ وہ ہمیشہ گنہ گار رہے گا۔

(بحوالہ: دلیل الطالب ص 250)

یہ نام نہاد اہل حدیث وہابی مذہب کے عقائد و نظریات ہیں۔ یہ قوم کو حدیث حدیث کی پٹی پڑھا کر ورغلاتے ہیں‘ ان کے چند اہم اصول ہیں وہ اصول ملاحظہ فرمائیں۔

وہابی اہل حدیث مذہب کے چند اہم اصول

اصول نمبر 1: ان کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ اگلے زمانے کے بزرگوں کی کوئی بات ہرگز نہ سنی جائے‘ چاہے وہ ساری دنیا کے مانے ہوئے بزرگ کیوں نہ ہوں۔

اصول نمبر 2: غیر مقلدین اہل حدیث مذہب کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآن مجید

کی تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن و حدیث سے مسائل نکالنے والے بڑے بڑے مجتہدین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہدین کی کوئی بات ہرگز نہ مانی جائے۔

اصول نمبر 3: تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے (چاہے وہ دین کے منافی ہو) اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے ضعیف کا اسٹیمپ لگا کر ماننے سے انکار کردیا جائے جو حدیثیں اپنے مطلب کی ہیں' ان کو اپنا لیا جائے اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسانی کو پسند کرتا ہے تو حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی سب ہمارے (نام نہاد اہل حدیث وہابی) مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا پرانا مذہب چھوڑ دیں گے اور غیر مقلد ہو کر ہمارا نیا مذہب قبول کرلیں گے۔ اس کے چند نمونے یہ ہیں۔

1۔ تراویح لوگ زیادہ نہیں پڑھ سکتے' تھک جاتے ہیں لہذا آٹھ پڑھا کر فارغ کردیا جائے۔

2۔ قربانی تین دن کی قصائی اور کام کاج کی مارا ماری کی وجہ سے چوتھے دن کی جائے یہ آسان ہے۔

3۔ طلاق دے کر آدمی بے چارہ بدحواس پڑا رہتا ہے لہذا ایسی مشین تیار کی جائے کہ طلاقیں تین ڈالو باہر نکالو تو ایک طلاق نکلے۔

4۔ بزرگوں کے معاملات قرآن کی تفسیریں ترقی یافتہ دور میں کون پڑھے بس اپنی من مانی کئے جاؤ قرآن تمہارے سامنے ہے۔

سوال: سعودی عرب میں متعین مسجد حرام اور مسجد نبوی کے امام کے عقائد و نظریات کیا ہیں؟

جواب: سعودی عرب میں متعین مسجد حرام (خانہ کعبہ) اور مسجد نبوی کے امام کے عقائد و نظریات باطل اور گمراہ کن ہیں۔

سعودیوں نجدیوں کے نظریات اور کارنامے

اپنے آپ کو حنبلی کہتے ہیں' مگر ان کے بنیادی عقائد و نظریات اور کارنامے درج ذیل ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کی تعظیم و توقیر شرک ہے۔ یعنی تعظیم و توقیر کرنے والے مشرک ہیں۔

☆ حضور ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے جبکہ آل سعود سے نسبت رکھنے والی اشیاء کو محفوظ رکھا جائے۔

☆ جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا شرک اور بدعت ہے' لہذا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے والے مسلمان سعودیوں کے نزدیک بدعتی اور مشرک ٹھہرے۔

☆ حضور ﷺ کا مزار پرانوار بڑا بت ہے اس کو بھی توڑ کر مسمار کردیا جائے۔

☆ صحابہ کرام علیہم الرضوان خصوصاً حضرت عثمان' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم' شہدائے احد و شہدائے بدر رضی اللہ عنہم' اہلبیت اطہار خصوصاً حضرت سیدہ

فاطمہ رضی اللہ عنہا‘ حضرت امام حسن اور امام حسین کے صاحبزادگان‘ ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ‘ حضرت عائشہ‘ حضرت حفصہ‘ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن اور حضورﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزارات کی بےحرمتی کی گئی‘ بعض مزارات پر کوڑا کرکٹ ڈالا گیا۔ ان کے تقدس کو پامال کیا گیا۔ مزارات پر بلڈوزر چلائے گئے اور اس مذموم حرکت کو عین اسلامی قرار دیا گیا۔

☆ مقام ابراہیم کی تعظیم و توقیر سے روکا جاتا ہے اور اس کی تعظیم و توقیر کو حرام سے تعبیر دیا جاتا ہے۔

☆ مقدس مقامات کی زیارات سے روکا جاتا ہے اور اس کو شرک سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کنواں‘ جعرانہ کا کنواں‘ بیر غرس‘ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا باغ اور میدان خاک شفا اور میدان بدر کو صرف اس وجہ سے بند کیا گیا تاکہ اہل عقیدت ان مقامات کی زیارت سے محروم رہیں۔

☆ مواجہ اقدس (سنہری جالیوں) پر کوئی شخص ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوجائے تو فوراً سعودی رومال والا نجدی آتا ہے اور بندھے ہوئے ہاتھوں کو کھلوا دیتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ہر جگہ شاہد و موجود ہے‘ جہاں بھی ہاتھ اٹھا کر دعا کی جائے وہ سنتا ہے اگر کوئی مسلمان مواجہ اقدس (سنہری جالیوں) پر سلام عرض کرنے کے بعد وہاں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے تو فوراً سعودی نجدی آکر شرک شرک کے نعرے لگا

کر ہاتھ نیچے کروا دیتا ہے۔

☆ جس بارگاہ رسالتﷺ کا ملائکہ احترام کرتے ہیں‘ اس مقام پر سعودی نجدی مولوی رومال پہنے تین افراد حضورﷺ کو جان بوجھ کر پیٹھ کئے کھڑے ہوتے ہیں۔

☆ کوئی شخص اگر زیادہ دیر مواجہ اقدس کے سامنے صلوٰۃ و سلام پڑھنے کھڑا ہوجائے تو سعودیوں نجدیوں کے الفاظ گستاخانہ ہوتے ہیں‘ وہ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو زوردار دھکا دیتے ہوئے بکواس کرتے ہیں کہ سلام کرو اور چلے جاؤ۔ یہاں کھڑے ہونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ یہاں سے تم کو کچھ نہیں ملے گا۔

☆ پورے سعودی عرب میں محفل نعت پر پابندی ہے جبکہ ہال میں فنکشن کرنے کی اجازت ہے۔

☆ ’’الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ‘‘ کہنا سعودیوں کے نزدیک شرک ہے بلکہ یہ کہنے والا بدعتی اور مشرک ہے۔

☆ نذر و نیاز شرک ہے۔

☆ سعودی نجدی جب قرآن پڑھتے ہیں تو قرآن پڑھنے کے بعد اسی قرآن کو سر کے نیچے رکھ کر سو جاتے ہیں‘ ان کے نزدیک قرآن مجید ایک عربی کتاب کے سوا کچھ نہیں۔

☆ سعودی عرب کے اکثر لوگ بیت اللہ کے سامنے پاؤں پھیلا کر بیٹھتے ہیں۔

سمجھانے کے باوجود نہیں مانتے۔

☆ تعویذ کے سخت منکر ہیں' ایئرپورٹ پر اگر کسی شخص کا تعویذ نظر آجائے تو سعودی اسے زبردستی اتروا کر اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔

☆ مزارات پر حاضری ان کے نزدیک شرک ہے' مزارات کی تعظیم کے سخت منکر ہیں۔

☆ سعودی نجدی حکومت کے قابض ہونے کے بعد سنہری جالیوں سے ''یا محمد ﷺ'' مٹا کر اسے یا مجید کر دیا جواب بھی واضح نظر آتا ہے۔ یاد رہے کہ اس بات پر پوری دنیا کے علماء کا اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کے نام کو عداوت کی بنیاد پر مٹانا کفر ہے اور ایسا فعل کفار کا طریقہ ہے۔

سعودیوں نجدیوں کا حرمین شریفین پر قبضہ

اصل مسئلہ یہ ہے کہ برطانوی سامراج نے بیسویں صدی کے ربع اول میں ''عرب قومیت'' کا فتنہ جگا کر صیہونی منصوبہ کے تحت ترکوں کو جزیرۃ العرب سے باہر نکالا تھا جس کی گواہی اس دور کی پوری تاریخ دیتی ہے۔

حجاز مقدس سے شریف حسین کی امارت ختم کرنے کے لئے انگریزوں نے نجد کے سرکش قبیلہ آل سعود کو تاکا اور کرنل لارنس کے بنائے ہوئے منصوبہ کے تحت انہیں بھرپور مدد دے کر اپنی نگرانی میں سلطان عبدالعزیز کو 1925ء میں حرمین شریفین پر قابض کیا۔

سعودی ریال کے زیر سایہ پل کر تحفظ حرمین کی دہائی دینے والے علماء شاید ان دلدوز واقعات کو فراموش کر بیٹھے ہیں جب حرم شریف کے اندر آل سعود کی بندوقوں کی گولیاں کھا

کر ترک نوجوان شہید ہو رہے تھے مگر اس پاک سرزمین کے احترام میں کوئی جوابی کارروائی نہ کرنے کی گویا انہوں نے قسم کھا رکھی تھی اور جب ان سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے ہاتھ میں بندوقیں ہیں۔ اس کے باوجود اس بے بسی کے ساتھ گولیاں کھا کر کیوں شہید ہو رہے ہیں؟ تو ایک ترک مرد مومن نے جواب دیا کہ گولیاں کھا کر مرجانا ہم پسند کرتے ہیں مگر حرم محترم کے تقدس پر کسی قیمت پر ہم آنچ نہیں آنے دیں گے۔

حدود حرم کے اندر جب آل سعود کا یہ حال تھا تو اس سے باہر انہوں نے قتل و غارت گری اور سفا کی و درندگی کے کیسے کیسے ہولناک کارنامے انجام دیئے ہوں گے؟

اس طرح بیسویں صدی کے ربع اول میں انگریزوں کے ظل عافطت میں آل سعود نے حرمین شریفین پر قبضہ کیا۔ جبکہ آل سعود کے تسلط کو حجازیوں نے نہ اس وقت دل سے تسلیم کیا اور نہ آج وہ اسے دل سے تسلیم کرنے کو تیار ہیں اور کسی شخص کو اس حقیقت سے انکار ہے تو وہ حرمین شریفین میں اس سلسلے میں استصواب رائے کر کے خود صورتحال کی تحقیق کر سکتا ہے۔

اور اب بیسویں صدی کے ربع آخر میں آل سعود نے امریکی سامراج کا دامن تھاما ہے' تا کہ عالم اسلام کے ہاتھوں اپنا دامن تار تار ہونے سے بچایا جا سکے۔

حجاز پر صلیبی و صیہونی حملہ

اس وقت ریاض' دمام' ظہران جو علاقہ نجد میں واقع اور حرمین شریفین سے تقریباً ایک ہزار کلومیٹر دور ہیں' وہاں لگ بھگ ڈھائی لاکھ مسلح امریکی فوج جن کی تعداد پانچ لاکھ ہے' موجود ہیں جن میں بعض ذرائع کے مطابق پچاس ہزار سے زیادہ اسرائیلی فوجی ریگستانی

ٹریننگ کی خدمت پر مامور ہیں۔

ایک معمولی آدمی بھی اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ یہ ڈھائی لاکھ امریکی فوجیں اس وقت سعودی عرب پر ممکنہ عراقی حملہ کے دفاع کے لئے نہیں ہیں بلکہ سعودی عرب کی سرزمین سے عراق پر حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔

اور امریکہ نے اپنے شکنجہ میں سعودی عرب کو اس طرح جکڑ رکھا ہے کہ عالم اسلام کی ناراضگی کے باوجود وہ اپنے آقا امریکہ سے اس درخواست کی جرأت نہیں کر پا رہا ہے کہ اس سے صاف صاف کہہ دے کہ اب آپ یہاں سے واپس تشریف لے جائیں کیونکہ ہم عالم اسلام سے فوجی امداد طلب کر کے خود اپنے دفاع کا انتظام کر رہے ہیں؟ حالات کے تیور بتا رہے ہیں کہ سعودیہ کے لئے ایسا کوئی قدم اٹھانا اب ممکن نہیں رہ گیا ہے۔

ساری دنیا کے سیاسی و صحافتی حلقے اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ ”عظیم تر اسرائیل“ کے خفیہ نقشے میں ”خیبر“ اور ”مدینہ“ بھی ایک مدت سے شامل کئے جا چکے ہیں اور اخباری اطلاعات کے مطابق جب سعودی دعوت پر امریکی فوج میں شامل یہودی فوجیوں نے سرزمین سعودیہ میں قدم رکھا تو سب سے پہلے سجدۂ شکر ادا کیا۔

اسلام کی ڈیڑھ ہزار سال کی تاریخ میں یہ پہلا حادثہ ہے' جب اس بات کے مواقع یہودیوں کو میسر آئے ہیں کہ وہ براہ راست جنگی نقطۂ نظر سے ان مقامات مقدسہ کے قریب ہو کر اپنے مقاصد کی تکمیل کے امکانی راستے تلاش کر سکیں اور انہیں اپنا دیرینہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوتا ہوا نظر آئے۔ کیا ایسے سنگین خطرات کے باوجود سعودیہ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے مفادات سے بے نیاز ہو کر محض اپنے اقتدار کے تحفظ کے

لئے ان فوجیوں کو اماکن متبرکہ و مقامات مقدسہ سے کھیلنے اور ان پر دانت تیز کرنے کے امکانات و ذرائع پیدا کرتا رہے؟

سعودی نجدی نواز علماء

سعودی عرب کے شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز سے لے کر ہندوستان کے مولانا ابوالحسن علی ندوی و مولانا منت اللہ رحمانی و مولانا اسعد مدنی وغیرہ تک ایک لمبی فہرست ایسے علماء کی ہے جنہوں نے یہ فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ سعودی عرب کی دعوت پر امریکی فوجیوں کی آمد جائز و درست اور بالکل حق بجانب ہے۔ اس خدمت کے لئے آل سعود نے رابطہ عالم اسلامی کو بھی استعمال کیا ہے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اس کے وہ سبھی مراکز و مدارس اور ان کے علماء اس کے جواز کی تصدیق و تائید میں سرگرم نظر آ رہے ہیں جو سعودی ریال سے ایک عرصہ سے فیض یاب ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

ماضی کے اوراق

آل سعود نے سرزمین حجاز پر اپنے اقتدار کی بنیاد رکھنے اور مستحکم کرنے کے لئے جن بدعنوانیوں' بے اصولیوں' وعدہ خلافیوں اور سفاکیوں کو روا رکھا ہے' انہیں جاننے کے لئے جب ہم ماضی کے اوراق پلٹتے ہیں تو تاریخ کے صفحات یہ شہادت دیتے ہیں کہ کتاب و سنت کے نام پر آل سعود نے اپنی دنیاداری و حکمرانی کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے وہ ساری تدابیر اختیار کی ہیں جو کوئی بھی غاصب اور حملہ آور فوج اپنے مفتوحہ علاقے کو زیر کرنے اور اس پر اپنا قبضہ و تسلط جمانے کے لئے جائز اور روا رکھ سکتی ہے۔

تبصرہ و تجزیہ سے آگے بڑھ کر آئیے اور دیکھئے کہ تاریخی حیثیت سے مقامات مقدسہ

اوراہل حجاز کے ساتھ آل سعود نے کیسا گھناؤنا سلوک کیا ہے اوراس کا ماضی کتنا داغدار اور قابل مذمت رہ چکا ہے۔

طائف

علامہ سید ابراہیم الزواوی الرفاعی لکھتے ہیں:

”سلطان نجد نے طائف پر قبضہ کے بعد ہزاروں مسلمانوں کو تہہ تیغ کرڈالا۔ ان مقتولین میں بہت سے علمائے کرام مثلاً سید عبداللہ الزواوی مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ، شیخ عبداللہ ابوالخیر قاضی مکہ، شیخ مراد قاضی طائف، سید یوسف الزواوی (جن کی عمر تقریباً اسی سال تھی) شیخ حسن الشیبی، شیخ جعفر الشیبی وغیرہم ہیں۔ انہیں امان دینے کے باوجود ان کے دروازوں پر ہی انہیں ذبح کرڈالا“

(ترجمہ از عربی ص 3، الاوراق البغدادیہ مطبعۃ النجاح بغداد)

حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی لکھنوی قدس سرہ (متوفی 1926ء) کی قیادت میں مسلمانان ہند نے جمعیۃ خدام الحرمین کے نام سے لکھنؤ میں جوایک تنظیم قائم کی تھی اس نے دسمبر 1925ء میں نجدی مظالم کی تحقیقات کے لئے ایک وفد بھیجا جس کے یہ ارکان تھے۔ سید محمد حبیب مدیر جریدہ سیاست لاہور، 2 مولانا احمد مختار صدیقی میرٹھی، 3 عبدالعزیز تاجر دکن، 4 مولانا فضل اللہ خان مدیر جریدہ رسالت ممبئی۔

اس وفد نے مظالم طائف کے یہ عینی مشاہدات پیش کئے۔

”ہر شخص یہاں تک کہ خود ابن سعود اور حافظ دہبہ نے بھی تسلیم کیا ہے کہ طائف میں نجدی امان کا وعدہ دے کر داخل ہوئے۔ انہوں نے شہر کو لوٹا۔ مسلمانوں کو **امان اللہ و**

امان راس بن سعود کہہ کر بالاخانوں سے اتروادیا۔ جیسے ہی ان مسکینوں نے دروازے کھولے انہیں گولی ماردی۔ عورتوں کو مجبور کیا کہ مقتول خاوند باپ بھائی اور بیٹوں کی لاشیں خود اٹھا کر باہر پھینکیں۔ جس نے انکار کیا یا**صل علی الرسول** کہا یا**خاف اللہ و الرسول** کہا وہ خود قتل ہوئی“ (رپورٹ: جمعیۃ خدام الحرمین)

جنت المعلیٰ مکہ مکرمہ

خلافت کمیٹی نے اپنا جو وفد بھیجا وہ ان ارکان پر مشتمل تھا۔ 1: مولانا عبدالماجد بدایونی، 2: سید سلیمان ندوی 3: مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار لاہور 4: مولانا محمد عرفان، 5: سید خورشید حسن، 6: شعیب قریشی

اس وفد نے مسلمانان ہند کو یہ اطلاع دی ”مکہ میں جنت المعلیٰ کے مزارات شہید کردیئے گئے مولد النبی (جس مکان میں سرور دوعالم ﷺ کی ولادت ہوئی تھی) توڑ دیا گیا ہے (ص 23، رپورٹ خلافت کمیٹی)

شورش کاشمیری مدیر چٹان لاہور لکھتے ہیں:

”جنت المعلیٰ مکہ مکرمہ کا قدیم ترین لیکن جنت البقیع کے بعد سب سے افضل ترین قبرستان ہے۔ منیٰ کے راستے پر مسجد حرام سے ایک میل دور ہے۔ کسی قبر پر کوئی نشان یا کتبہ نہیں۔ سب نشانات مٹا دیئے گئے ہیں۔ ہر طرف مٹی کے ڈھیر ہیں۔ چراغ نہ پھول، عجیب ویرانہ ہے۔ جس حصے میں حضرت اسماء، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن مبارک، حضرت امام بن جبیر اور سعید بن مسیّب کی قبریں ہیں۔ وہاں اندر جانے کے لئے ایک دروازہ ہے لیکن وہ قبور پر حاضری

کے لئے نہیں بلکہ نئی میتوں کے لئے ہے۔اور جس حصے میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور ان کے افرادِ خاندان آرام فرما ہیں' وہاں کوئی دروازہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ ٹوٹی پھوٹی قبریں مٹی کی ڈھیریاں ہوگئی ہیں۔کسی تودہ پر پانی کا چھڑکاؤ نہیں' دھوپ کا چھڑکاؤ ضرور ہے۔پوری دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی قبرستان بے بسی کی اس حالت میں نہ ہوگا''

(ص 1-3 'شب جائے کہ من بودم' از شورش کاشمیری)

ماہر القادری مدیر فاران کراچی نے 1954ء میں حج سے واپسی کے بعد اپنے سفرنامہ ''کاروان حجاز'' میں لکھا:

''جنت المعلیٰ کو دیکھ کر بڑا دکھ ہوا۔اس میں صحابہ کرام' تابعین عظام اور اکابر اولیاء آسودہ ہیں۔حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر کو چھوڑ کر ہر طرف جھاڑ جھنکاڑ' اونٹوں اور دنبوں کی مینگنیاں نظر آتی ہیں۔یہ تو ان نفوس قدسیہ کی قبریں ہیں جو ہم سب کے مخدوم اور محسن ہیں۔عام مسلمانوں کی قبروں کے ساتھ بھی یہ سلوک جائز نہیں''

(بحوالہ ماہنامہ معارف دار المصنفین' اعظم گڑھ' جون 1978ء)

جنت البقیع مدینہ منورہ

خلافت کمیٹی کے وفد 1926ء نے جنت البقیع مدینہ منورہ کے منہدم مزارات کے بارے میں اس طرح خبر دی تھی۔

''26 مئی کو اکبری جہاز ساحل پر لنگر انداز ہوا۔اس وقت سب سے پہلے جو وحشت ناک اور جگر گداز خبر ہمیں موصول ہوئی' وہ جنت البقیع اور دیگر مقامات کے انہدام کی تھی'

لیکن ہم نے اس خبر کے قبول کرنے میں تامل کیا اس لئے کہ سلطان ابن سعود خلافت کمیٹی کے دوسرے وفد کو تحریری وعدہ دے چکے تھے کہ وہ مدینہ منورہ کے مزارات و مآثر کو اپنی اصلی حالت پر رکھیں گے۔لیکن جدہ پہنچ کر ہم نے سب سے پہلے ایک رکن حکومت شیخ عبدالعزیز عقیقی سے جب اس کی حقیقت دریافت کی تو انہوں نے تصدیق کی''(ص 85' رپورٹ خلافت کمیٹی)

شورش کاشمیری لکھتے ہیں:

'جنت البقیع جو خاندان رسالت کے دو تہائی افراد کا مدفن ہے' شروع اسلام کے درخشندہ چہروں کی آخری آرام گاہ اور ان گنت شہدائے کرام' صلحائے امت اور اکابرین دین کے سفر آخرت کی منزل ہے' ایک اہانت کا شکار ہے کہ دیکھتے ہی خون کھول اٹھتا ہے''

(شب جائے کہ مون بودم' از شورش کاشمیری)

مدینہ طیبہ کے منہدم مزارات

وفد خلافت کمیٹی نے مدینہ طیبہ کے منہدم مزارات مبارکہ کی جو تفصیلات درج کی ہیں۔ان کی ایک مختصر فہرست دل پر ہاتھ رکھ کر ملاحظہ فرمائیں۔

الف: مزارات شہزادیان خاندان نبوت:

بنت رسول حضرت سیدہ فاطمہ' بنت رسول حضرت ام کلثوم' بنت رسول حضرت زینب' بنت رسول حضرت رقیہ' حضرت فاطمہ صغریٰ بنت حضرت امام حسین شہید کربلا

ب: مزارات ازواج مطہرات:

حضرت عائشہ صدیقہ' حضرت زینب' حضرت حفصہ وغیرہ' کل نو (9) ازواج

مطہرات کے مزارات

ج: مزارات مشاہیر اہلبیت:

حضرت امام حسن مجتبیٰ، سر مبارک حضرت امام حسین شہید کربلا، حضرت امام زین العابدین، جگر گوشہ رسول حضرت ابراہیم، عم النبی حضرت عباس، حضرت امام جعفر صادق، حضرت امام محمد باقر

د: مزارات مشاہیر وصحابہ وتابعین:

حضرت عثمان غنی، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت امام مالک، حضرت امام نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

(ص 80 تا 89 رپورٹ خلافت کمیٹی)

یہ جنت البقیع میں موجود صحابہ کرام اور اہل بیت کے قدیم مزارات کی تصاویر ہیں، جنہیں سعودی نجدی حکومت نے مسمار کر دیا

یہ جنت المعلیٰ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قدیم مزارات کی تصویریں ہیں جنہیں اب سعودی نجدی حکومت نے مسمار کر دیا ہے

جنت المعلیٰ میں سعودی نجدی حکومت کی جانب سے مسماری کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے مزار کی موجودہ تصویر

مدینہ منورہ: میدان احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے مزارات کی قدیم تصاویر جنہیں سعودی نجدی حکومت نے مسمار کر دیا

مکہ المکرّمہ: مقام ابوہ پر موجود حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کی تصویر جس کو سعودی نجدی حکومت نے مسمار کر کے اس پر کوڑا کرکٹ پھینک کر اس کی بے حرمتی کی

حضور ﷺ کی ولادت گاہ کا بیرونی منظر، جسے سعودی نجدی حکومت نے لائبریری میں تبدیل کر دیا، اور اندر جانے پر پابندی عائد کر دی، سعودی نجدی حکومت کا پروگرام تھا کہ اس کو مسمار کر کے یہاں پر پارکنگ قائم کی جائے، مگر عالم اسلام کے شدید احتجاج کے بعد سعودی نجدی حکومت نے یہ پروگرام منسوخ کر دیا

حضور ﷺ کی ولادت گاہ کا اندرونی منظر جہاں کچھ عرصے قبل زائرین آتے تھے اور صلوٰۃ وسلام پیش کرتے تھے، تصویر میں عرب کے کچھ لوگ ہاتھ باندھ کر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے نظر آ رہے ہیں

یہ اہل بیت اطہار کے مزارات ہیں' جنہیں سعودی نجدی حکومت نے مسمار کر دیا ہے

سعودی نجدی حکومت کا کارنامہ:

سنہری جالیوں سے یا محمد ﷺ کو مٹایا گیا

فتویٰ: مفتی سید اکبر الحق شاہ رضوی صاحب

الاستفتاء:

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اہل سعودیہ عربیہ نے روضہ منورہ کی جالیوں سے لفظ یا محمد ﷺ ہٹا دیا ہے اور بجائے اس کے یا مجید لکھ دیا ہے آیا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں اور نیز عدم جواز کی وجہ کیا ہے؟

السائل

مولانا محمد الطاف قادری رضوی زید علمہ

الجواب:

دولت سعودیہ عربیہ کی جانب سے گاہے بگاہے اشتعال انگیز امور صادر ہو رہے ہیں جن سے نہ صرف اہل پاکستان بلکہ عالم اسلام کل کا کل سراپا احتجاج بن جاتا ہے مگر نہ جانے کیوں اس دولت اور مملکت کے کان پر جوں نہیں رینگتی اور وہ کیوں بمقابلہ قرآن وسنت اپنی من مانی خواہشات کے پیرو ہوئے ہیں۔ اللہ عزوجل اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے انہیں عقل سلیم اور فہم مستقیم عطا فرمائے۔ آمین

ان جملہ دل خراش اور جاں سوز امور میں سے ایک امر یہ بھی ہے جو فتوے میں ذکر کیا گیا ہے کہ آقائے کائنات ارضی وسماوی ﷺ کا نام اسم گرامی ''محمد'' کو سعودی حکومت نے 1925ء میں سنہری جالیوں سے مٹایا ہے اور اس گناہ کو چھپانے کے لئے اسی طرز پر ''مجید''

لکھوا کر اپنے فریبی ہونے پر مہر لگادی ہے۔کاش کہ اس مسجد میں کسی اور جگہ تمام اسماء حسنیٰ لکھ دیئے جاتے تو بہت ثواب پاتے اور یہ نہ کرنا پڑتا کہ مجید جل جلالہ خود جس کا نام بلند فرما رہا ہے' اسی کے نام کو کاٹتے۔

بات اس بارے میں نہیں کرنی ہے کہ اسم باری جل جلالہ لکھا گیا ہے کیونکہ اس کائنات

ارضی وسماوی میں اس ہی ایک قادر مطلق جل جلالہ کا نور ہے اور اس کے نام سے دلوں کو سرور ہے اور اس ہی کے ذکر سے ہر غم کافور ہے اور ہر بلا دور ہے۔ہاں! ہمیں اس سلسلے کو ضرور اور لازما اپنا عندیہ دینا ہے کہ نام والا شان وذی احترام مٹایا کیوں ہے؟ جن کے ذکر کو خدائے وحدہ لاشریک لہ نے اپنا ذکر قرار دیا ہے اور جن کی شان عظمت نشان میں آیت وارد ہے۔

ورفعنا لك ذكرك O

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا (کنزالایمان)

حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم ﷺ نے حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی سے مراد یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں تکبیر میں تشہد میں' ممبروں پر خطبوں میں آپ کا ذکر ہو۔اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سید عالم ﷺ کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بیکار ہے۔وہ کافر ہی رہے گا۔حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا اور آخرت میں بلند کیا ہے۔بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ آپ کے ذکر کی

بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا۔ (خزائن العرفان)

اور حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ عرش کے پائے، سات آسمانوں، جنت کے محلات، بالاخانوں، حوروں کے سینوں، جنت کے درختوں اور درختوں کے پتوں، سدرۃ المنتہیٰ اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان محمد ﷺ لکھا ہوا ہے۔

ذرا غور تو فرمائیں! کس قدر برکات و ثمرات ہیں نام محمد ﷺ کے تو جو ان کے نام کو مٹانا چاہتا ہے، وہ یقیناً اس ذات کو ناخوش کرنا چاہتا ہے جس نے اس نام کو اس قدر بزرگی اور رفعت عطا فرمائی ہے۔ اب ذرا قرآن پاک کا مطالعہ بھی فرمائیں جس میں جا بجا آپ کا ذکر موجود ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ اچھا ہے کہ بکثرت موجود ہے جبھی تو عالم اسلام کی مقتدر اور عظیم ہستی اور برصغیر میں علماء کو علم حدیث سے فیض یاب کرنے والی ذات محقق علی الاطلاق سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ تعالیٰ علیہ نے اس سلسلے میں کچھ اس طرح اپنی گراں قدر رائے سے نوازا ہے کہ میں نے چاہا کہ وہ آیات جو خاص ذکر شریف میں وارد ہیں، ان کو جمع کر دوں تا کہ اہل اسلام کو آسانی ہو (یہ ان کی رائے من و عن تو نہیں ہے البتہ جسے لب لباب کہتے ہیں وہ ضرور ہے) آگے فرماتے ہیں کہ پھر جب میں نے سورہ فاتحہ سے والناس تک کا مطالعہ کیا تو یہ راز آشکار ہوا کہ مکمل قرآن پاک حضور ﷺ کے ذکر سے پر ہے (ماثبت من السنۃ)

اب آیئے آپ نے جہاں ان عظیم محدثین اور دیگر علماء کرام کی آراء کو ملاحظہ فرمایا ہے وہاں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ کے نام پاک سے محبت کرنا بھی چشم تصور میں لائیں۔ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ

نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انگوٹھی دی کہ اس پر لفظ "لا الہ الا اللہ" لکھوا کر لے آؤ۔ عقل تو اس منطق کو خوب اچھی طرح سمجھتی ہے مگر دین اسلام سے مکمل آگاہی اور اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی رفع ذکر کی آیات کو صحابہ کرام خوب سمجھتے تھے لہذا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وہی کیا جو اللہ تعالیٰ کو پسند اور جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا تھی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی کندہ کرایا۔

خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ایسی زباں خدا نہ کرے

اور بارگاہ نبوی میں وہ انگوٹھی پیش کی تو سرکار ﷺ نے دریافت فرمایا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ اس انگوٹھی پر تین نام نقش ہیں کہ میں نے فقط ایک نام اللہ نقش کرانے کے لئے کہا تھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ابو بکر کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ آپ کا نام نہ ہو اور صرف خدا کا نام ہو۔

اے سعودیو! غور یہ کرو کہ صدیقی فکر کیا ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ذات پاک ہیں جن کا مقام و مرتبہ انبیاء و رسل کے بعد مقرب بندوں میں سے افضل ہے۔ ان کا طرز عمل تو یہ ہے کہ اللہ بھی لکھوایا اور محمد بھی لکھوایا مگر یہ سعودی ہیں کہ سراسر ان عظیم صحابی رسول اللہ ﷺ کے عمل کی خلاف ورزی پر کمربستہ ہیں اور یاد رکھو!

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو
واللہ وہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

سعودی نجدیوں کے دلوں میں نعت پاک کے متعلق عداوت

سعودی حکام نے حاجیوں کی کتاب میں سے نعتیں پھاڑ کر زمین پر پھینک دیں

مواجہ اقدس پر ہاتھ اٹھانے کو حرام کہنے والے یہ کیا کر رہے ہیں؟

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED صبح کا مقبول اور مکمل اخبار

Daily RIASAT Karachi

روزنامہ ریاست کراچی

چیف ایڈیٹر: الیاس شاکر

جلد 7 ہفتہ 29 جمادی الثانی 1426ھ 6 اگست 2005ء شمارہ 166

ریاض میں نماز جنازہ کے بعد لوگ سعودی عرب کے سابق فرمانروا مرحوم شاہ فہد بن عبدالعزیز کی قبر پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

سوال: ریاست اخبار کے تراشے میں سعودی اپنے سابق فرمانروا شاہ فہد کی قبر پر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں۔ یہ وہی سعودی ہیں جو مدینہ پاک میں مواجہ اقدس (سنہری جالیوں) کے سامنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو شرک کہتے ہیں۔ خود سابق فرمانروا شاہ فہد جو کہ شریعت کے احکامات پر عمل بھی نہیں کرتا تھا۔ اس کی قبر پر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ کیا یہ شرک نہیں؟

روزنامہ "امت" کراچی (5) جمعرات 24 جون 2004ء

سعودی ولی عہد کا بش کے نام محبت بھرا خط

PLAN OF ATTACK

BOB WOODWARD

روزنامہ
اسلام
کراچی

2004 ستمبر 12

11 ستمبر کے بعد امریکہ سے تعلقات زیادہ مضبوط ہوئے: سعودیہ

سامنے صفحہ پر اوپر والا مضمون امت اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ کا محبت بھرا خط تحریر ہے۔ اس خط میں جارج بش کو پیارے دوست سے مخاطب کیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ انتخابات میں کامیابی پر مبارکباد اور بش کی بیوی اور والدین کو پر خلوص جذبات کے ساتھ یاد کیا۔

سب سے افسوس کی بات اس خط میں یہ تحریر تھی کہ صدر بش کو صدر صدام اور عراق کو برباد کرنے کے لئے سعودی ولی عہد نے ایک ارب ڈالر تک خرچ کرنے کا یقین دلایا۔

دوسری سرخی دیوبندیوں کے نمائندہ اخبار ''اسلام'' کی ہے جس میں سعودی حکومت بہت مسرت کا اظہار کررہی ہے کہ گیارہ ستمبر کے بعد سعودی عرب کے امریکہ کے ساتھ تعلقات بہت زیادہ مضبوط ہوئے اور باہمی تعلقات سے دونوں ممالک بہت مطمئن ہیں۔

سوال: سعودی حکومت جواب دے کیا یہ اسلام اور مسلمانوں سے وفاداری ہے؟

آل سعود کا فلسطین، یہودیوں کے حوالے کرنے پر کوئی اعتراض نہیں

تاریخی دستاویزی ثبوت

از افادات تاریخ آل سعود۔ مصنفہ ناصر السعید
ناشر منشورات دار مکہ مکرمہ۔ مطبوعہ ۱۴۰۴ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
انا السلطان عبد العزیز ابن عبد الرحمن الفیصل السعود اقر واعترف الف مرۃ للسیر برسی کوکس مندوب بریطانیا العظمی لا مانع عندی من اعطاء فلسطین للمساکین الیہود او غیرہم کما تراہ بریطانیا التی لا اخرج عن رایہا حتی تصیح الساعۃ

شاہ عبدالعزیز آل سعود کی فلسطین یہودیوں کے حوالے کرنے کی تحریر کا عکس

ترجمہ: یہود سے متعلق اپنے حسن نیت کو برطانوی جاسوسی ادارہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے جان فلبی کے حکم و ہدایت پر عبدالعزیز آل سعود نے یہ تحریر دی تھی۔ العقیر منطقہ الاحساء میں ۱۹۱۵ء میں جو ایک سازشی میٹنگ ہوئی تھی اس کی یہ تحریر عینی شہادت ہے، جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

''میں سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل فیصل آل سعود برطانیہ عظمیٰ کے مندوب سر برسی کوکس کے لئے ایک ہزار مرتبہ اس بات کا اعتراف و اقرار کرتا ہوں کہ فلسطین کو یہودیوں کے حوالے کرنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں یا برطانیہ اس فلسطین کو جسے چاہے دے دے۔ میں برطانیہ کی رائے سے صبح قیامت تک اختلاف و انحراف نہیں کر سکتا۔''

تاریخی اسلامی مساجد کا انہدام

مساجد کی بے حرمتی اور ان کی پامالی کے جاں گداز حادثات اس وفد خلافت کی زبانی سنئے:

''اس سے بھی زیادہ افسوسناک چیز یہ ہے کہ مکہ معظمہ کی طرح مدینہ منورہ کی بعض مساجد بھی نہ بچ سکیں اور مزارات کے قبوں کی طرح یہ مساجد بھی توڑ دی جائیں۔

مدینہ میں منہدم مساجد کی تفصیل یہ ہے:

☆ مسجد فاطمہ متصل مسجد قبا

☆ مسجد ثنایا (جہاں سرکار ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے)

☆ مسجد منارتین

☆ مسجد مائدہ (جہاں سورۂ مائدہ نازل ہوئی تھی)

مسجد اجابہ

(ص 88، رپورٹ وفد خلافت)

انہدام گنبد خضرا کا قیامت آشوب منصوبہ

آل سعود کے مذہبی سرپرست شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں شیخ احمد بن علی بصری شافعی لکھتے ہیں:

''اس کا کہنا تھا کہ اگر مجھے حجرۂ رسول (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) پر قبضہ و تصرف کا موقع ملے تو اسے ڈھا دوں گا'' (عربی سے ترجمہ فصل الخطاب مطبوعہ ترکی)

نجد و حجاز سے متعلق سید محمد رشید رضا مصری ایڈیٹر المنار مصر نے ایک کتاب لکھی ہے۔

اس کے صفحہ 113,112' پر آل سعود اور گنبد خضراء سے تعلق سے عربی میں لکھی گئی عبارت کا ترجمہ یہ ہے:

''کچھ مورخین کا کہنا ہے کہ انہوں نے (اہل نجد نے) حرم نبوی کے قبہ کے اوپر سے سونے کا ہلال اور کرہ اتار لیا تھا اور وہ قبہ بھی گرانا چاہتے تھے لیکن ان کے کارکنوں میں سے ہلال اور کرہ اتارنے کے لئے اوپر چڑھنے والے دو آدمی نیچے گر کر مر گئے' جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے قبہ کو ڈھانے کا ارادہ ترک کر دیا''

ابھی چند سال پیشتر کی بات ہے کہ جب سعد الحصینکی اس تجویز کا دنیا کو علم ہوا کہ گنبد خضراء کو توسیع مسجد نبوی کے موقع پر ڈھا دیا جائے یا مسجد نبوی کی تعمیر ہونے والی بلند و بالا عمارات کے حصار میں لے کر اسے چھپا دیا جائے تو ہند و پاک' بنگلہ دیش' افغانستان' ایران' ترکی' برطانیہ' عراق' شام' مصر' مراکش وغیرہ کے ہزاروں علماء و فضلاء اور جمہور امت مسلمہ نے اس قیامت آشوب تجویز کے خلاف عالمی پیمانے پر احتجاجات کئے۔ اپنے اپنے ملک میں سعودی سفیروں سے ملاقاتیں کیں اور زبردست غم وغصہ کا اظہار کیا حتیٰ کہ ترکی پارلیمنٹ نے اس تجویز کے خلاف ایک قرارداد پاس کر کے مسلمانان عالم کے جذبات کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا۔ لیکن شاہ خالد بن عبدالعزیز جو اس وقت حکمراں تھے' ان کی حکومت نے سعد الحصین کو کوئی سزا دے کر جیل خانہ تک پہنچایا نہ ہی ہفت روزہ الدعوۃ ریاض' سعودی عرب (جس میں یہ تجویز چھپی تھی اس) پر کوئی مقدمہ چلایا گیا۔

مآثر اسلامیہ کی تاریخی ومذہبی حیثیت

شورش کاشمیری اپنے جذبات وتاثرات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

''سعودی عرب نے عہد رسالت کے آثار' صحابہ کرام کے مظاہر اور اہل بیت کے شواہد اس طرح مٹا دیئے ہیں کہ جو چیزیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر محفوظ کرنی چاہئے تھیں' وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر محو کر دی گئی ہیں۔ کہیں کوئی کتبہ یا نشان نہیں۔ لوگ بتاتے ہیں اور ہم مان لیتے ہیں۔ حکومت کے نزدیک ان آثار ونقوش اور مظاہر و مقابر کا رکھنا بدعت ہے۔ عقیدۂ توحید کے منافی ہے۔ سنت رسول اللہ کے خلاف ہے' لیکن عصر حاضر کی ہر جدت جدہ ہی نہیں پورے حجاز میں ہے بلکہ بڑھ پھیل رہی ہے' کیا قرآن وسنت کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا؟''

(ص 22' شب جائے کہ من بودم از شورش کاشمیری)

''آخر خانہ کعبہ اور مسجد نبوی بھی تو آثار ہیں؟ صفا و مروہ بھی تو شعائر اللہ ہیں؟ مزدلفہ کیوں جاتے ہیں؟ منیٰ کیوں پہنچتے ہیں؟ عرفات کیا ہے؟ جمرۃ العقبیٰ' جمرۃ الوسطیٰ اور جمرۃ الاولیٰ کیا ہیں؟ آثار ہیں۔ جو رسمیں وہاں کی جاتی ہیں مظاہر ہیں۔ انہیں عقیدہ کی بناء پر محفوظ کیا گیا۔ تو یہ عقیدہ جس کی معرفت ہم تک پہنچا اور جس نے یہ ملت تیار کی۔ اس عالی شان پیغمبر ﷺ کا مولد ومسکن' اس کی دعوت کے مراکز ومنازل اور نزول وحی کے محور ومہبط کیوں نہ محفوظ کئے جائیں؟ اس کے سانچے میں ڈھلے ہوئے انسانوں کی یادگاریں کیوں نہ باقی رہیں؟

یہ سب یادگاریں ان انسانوں کی ہیں جو تاریخ کے دھارے کو ابدالآباد تک کے لئے موڑ کر زندۂ جاوید ہو گئے۔ جن کا نام اور کام صبح قیامت تک کے لئے زندہ رہے گا۔ جن کے لئے تمام عزتیں ہیں' جو حضور ﷺ کے اہل بیت تھے۔ وجدان جنہیں عشق کی آنکھوں

سے اب بھی چلتے پھرتے دیکھتا ہے۔ان کے آثار محفوظ نہ رہیں تو پھر کون سی چیز محفوظ رکھی جائے گی؟

(ص70' شب جائے کہ من بودم از شورش کاشمیری)

عربوں کو جس تاریخ پر ناز ہے بلکہ جس تاریخ نے انہیں شرف بخشا وہ کعبۃ اللہ اور حرم نبوی ہیں یا پھر یہ مقام جنہیں غزوات نبی نے دوام بخشا اور کفار مکہ ڈھیر ہوگئے۔تاریخ کے یہ پڑاؤ اس طرح نہیں رہنے چاہئیں کہ علم کے اس زمانے میں مٹ جائیں۔

آخر عرب شہزادے یورپ میں گھومتے پھرتے ہیں اور وہاں یہ کیا نہیں کرتے؟ اور کیا نہیں لاتے؟ وہاں نہیں دیکھتے کہ فرانس نے اپنے بادشاہوں کی قتل گاہیں تک محفوظ کی ہوئی ہیں۔ رومانے وہ تماشا گاہ محفوظ کر لی ہے' جہاں شاہان روم وحشت کے دور میں درندوں سے انسان کی چیر پھاڑ کا تماشا دیکھا کرتے تھے۔برلن میں روس نے اپنی فتح کی عظیم الشان یادگاریں قائم کی ہیں۔انگلستان قدامت کا گھر ہے وہ اپنے شاہوں کی پرانی یادگاریں سینے سے لگائے بیٹھا ہے۔شاہ کا محل اور وزیراعظم کا مکان نہیں بدلا کہ اس کی پرانی تاریخ ہے جو ماضی کو حال سے ملاتی ہے۔کیا یہ چیزیں عبادت گاہ بن گئی ہیں؟ جب ان لوگوں نے جو قرآن کے نزدیک گمراہ ومعتوب ہیں۔اپنے تاریخی سرمایہ کو عبادت گاہ نہیں بنایا تو مسلمان جن کی تربیت توحید ورسالت کی آب وہوا میں ہوئی ہے۔وہ ان آثار قدیمہ کو کیسے عبادت گاہ بنالیں گے؟ جہاں بیت اللہ اور گنبد خضرا ہوں وہاں اور کون سی جگہ جبین نیاز کی سجدہ گاہ ہوگی؟" (شب جائے کہ من بودم از شورش کاشمیری)

آل سعود کے اندر اتنی تخریبی قوت کہاں سے پیدا ہوئی کہ اس نے حجاز مقدس کے

مسلمانوں اور ان کے آثار مبارکہ کو تہہ و بالا کر دیا۔اس کی نشاندہی تاریخ کے اوراق سے اس طرح ہوتی ہیں:

معاہدۂ شیخ نجدی وآل سعود

مذہبی گمراہیوں کی ایک جماعت قرامطہ تھی جس نے 930ھ میں مکہ مکرمہ پر قبضہ کرلیا تھا اور وہاں سے حجر اسود اٹھا کر لے گئے جسے بائیس سال کے بعد واپس کیا۔تحریک وہبیت کے بانی وداعی شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے سب سے پہلے اسی جماعت کی باقی ماندہ نسل کا سہارا لیا۔اس کے بعد ایک حیرت انگیز انکشاف غیر مقلدین ہند کے معتمد اور مشہور عالم وفاضل ومحقق ومورخ نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی زبانی سنئے:

"جب محمد بن عبدالوہاب نے وہابی مشن ظاہر کیا اور قرامطہ اس سے دور ہونے لگے تو اس نے (محمد) بن سعود کے دامن میں پناہ لی۔(محمد) بن سعود نے اس کی دعوت وہابیت کو قبول کیا اور اس کی تائید وحمایت پر کمربستہ ہوگئے۔محمد بن سعود کو ابن عبدالوہاب نجدی نے یہ فریب دیا اور لالچ دی کہ وہ اسے بلاد نجد کا حکمران بنادے گا۔یہ واقعہ 1760ء کا ہے اور (محمد) بن سعود کی شادی ابن عبدالوہاب نجدی کی لڑکی سے ہوئی"

(ص300' التاج المکلل مطبوعہ ممبئی' عربی سے ترجمہ)

علامہ فہامہ خاتمۃ المحققین امام امین الدین محمد بن عابدین شامی علیہ الرحمہ نے کچھ تذکرہ اس واقعہ ہائلہ کا فرمایا۔ردالمحتار حاشیہ درمختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں۔

"یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں ہمارے زمانے میں پیروان عبدالوہاب (نجدی)

سے واقع ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین شریفین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے مذہب پر ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں وہ تمام مشرک ہیں اس وجہ سے انہوں نے اہلسنت وعلمائے اہلسنت کا قتل مباح (جائز) ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ اللہ کریم نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کئے اور لشکر مسلمین کو ان پر فتح بخشی 1233ھ میں۔

(ردالمحتار' کتاب الجہاد' مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر 339/3)

سوال: آپ سعودیوں کو وہابی کیوں کہتے ہیں' وہابی تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے؟

جواب: یہ سوال ہی لاعلمی کی نشانی ہے کہ وہابی اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام ''وہاب'' ہے' وہابی نہیں۔ رہا مسئلہ سعودیوں کو وہابی کیوں کہا جاتا ہے تو ہم یہ بات واضح کردینا چاہتے ہیں چونکہ سعودی نجدی عبدالوہاب نجدی کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور عبدالوہاب نجدی کے عقائد ونظریات پر ہیں' اس وجہ سے ہم ''وہابی نجدی'' کہتے ہیں۔

عبدالوہاب نجدی ''نجد'' سے برآمد ہوا ''نجد'' وہ جگہ ہے جس کے لئے حضور ﷺ نے دعا نہیں فرمائی' چنانچہ حدیث شریف ملاحظہ ہو۔ صحاح ستہ کی مایہ ناز کتاب ترمذی شریف میں یہ حدیث موجود ہے۔

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے دعا مانگی یا اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ہمارے یمن کو بابرکت بنادے (کچھ) لوگوں (نجدیوں) نے کہا اور ہمارے نجد میں بھی' حضور ﷺ نے پھر وہی دعا فرمائی۔ یا اللہ جل جلالہ! ہمارے شام میں برکت نازل فرما'

الٰہی جل جلالہ! ہمارے یمن کو بابرکت بنادے۔ ان لوگوں نے (پھر) کہا اور ہمارے نجد میں بھی' حضور ﷺ نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا (ترمذی جلد دوم' ابواب المناقب حدیث نمبر 1888' ص 791' مطبوعہ فرید بک لاہور)

ف: مخبر صادق ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق تیرہویں صدی کی ابتداء میں سرزمین نجد سے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا۔ یہ شخص خیالاتِ باطلہ اور عقائد فاسدہ کا حامل تھا۔ اس لئے اس نے اہلسنت و جماعت سے قتل وقتال کیا اور کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں ملت اسلامیہ کے ہر شخص کو تکفیر کا نشانہ بنایا۔

عبدالوہاب نجدی کو اس کام کو آگے بڑھاتے ہوئے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے کتاب تقویۃ الایمان لکھ کر پورے پاکستان میں دیوبندیت کو فروغ دیا۔

سوال: آپ لوگ مکۃ المکرّمہ اور مدینہ منورہ میں نماز ادا کیوں نہیں کرتے؟

جواب: یہ ہم اہلسنت و جماعت پر الزام ہے کہ الحمدللہ ثم الحمدللہ ہم ہر نماز مکۃ المکرّمہ اور مدینہ منورہ میں ادا کرتے ہیں جہاں تک سعودی نجدی امام کا تعلق ہے تو ہم سعودی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ بدعقیدہ ہے جن کے عقائد آپ نے اس سے قبل ملاحظہ فرمائے۔

سوال: حرمین طیبین میں بدعقیدہ امام کیسے آسکتا ہے اور وہاں بدعقیدہ لوگوں کی حکومت کیسے ہوسکتی ہے جبکہ وہاں کی حکومت تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے؟ لہٰذا سعودی نجدی حق پر ہیں؟

جواب: جہاں تک اللہ تعالیٰ کی عطا کا تعلق ہے تو اس کے متعلق ہمارا ایمان ہے' ہر انسان کو ہر شے اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے' سعودی عرب کیا ہر ملک کی حکومت انسان کو اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ حرمین طیبین کی حکومت جس کے پاس ہو وہ حق پر ہے تو ان لوگوں سے ہمارے کچھ سوالات ہیں:

1: چودہ سو سال قبل اسی حرمین طیبین پر کفار کی حکومت تھی' کیا (معاذ اللہ) وہ بھی حق پر تھے؟

2: اسی حرمین پر چند صدیاں قبل اہل تشیع (شیعہ) فرقے کی بھی حکومت رہی' کیا (معاذ اللہ) وہ بھی حق پر تھے؟

یہ بات بالکل بے معنی ہے کہ حرمین طیبین پر جس کی حکومت ہوگی' وہ حق پر ہوں گے۔

سوال: آپ کے جوابات سے یہ نتیجہ نکلا کہ سعودی نجدی امام کے پیچھے کسی کی نماز نہیں ہوتی لہذا دنیا بھر سے آئے ہوئے لاکھوں مسلمانوں کی نمازیں برباد ہوگئیں؟

جواب: ہر اس مقتدی کی نماز ایسے بدعقیدہ امام کے پیچھے ناجائز ہے' جس کو امام کے گستاخانہ عقائد کا علم ہو۔ دنیا سے آئے ہوئے لاکھوں مسلمانوں میں سے بھاری اکثریت ایسی ہے جن کو سعودی امام کی بدعقیدگی کا علم نہیں لہذا ان کی نمازیں ہوجائیں گی۔

سوال: جب سعودی نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی تو پھر سعودی امام کے پیچھے حج کیسے ادا کرتے ہو؟

جواب: حج کے جو بنیادی ارکان ہیں' وہ دو ہیں' پہلا وقوف عرفہ جو کہ حج کا رکن اعظم

ہے اور دوسرا طواف زیارۃ' یہ دونوں رکن اجتماعی نہیں ہیں بلکہ انفرادی طور پر ادا کیے جاتے ہیں۔

ہمارے اور سعودی نجدی امام کے درمیان واضح فرق

1: ہم سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہیں۔

1: سعودی نجدی امام بدعقیدہ ہے۔

2: ہم حنفی مسلمان ہیں

2: سعودی نجدی اپنے آپ کو حنبلی کہتے ہیں مگر عقیدہ وہابیوں جیسا ہے یعنی باطل عقیدہ ہے

3: ہمارا عصر کا وقت دھوپ کے ٹھنڈا ہونے کے بعد ہوتا ہے۔

3: جبکہ سعودی نجدی دھوپ میں ہی عصر کی نماز پڑھتے ہیں جبکہ اس وقت حنفیوں کے نزدیک ظہر کا وقت ہوتا ہے۔

4: ہم اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کرتے ہیں۔

4: جبکہ سعودی نجدی اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ پڑھتے ہیں۔

5: ہم نماز جنازہ کے اختتام پر دونوں طرف سلام پھیرتے ہیں۔

5: جبکہ سعودی نجدی امام نماز جنازہ کے اختتام پر ایک طرف سلام پھیرتا ہے۔

6: فقہ حنفی میں جس امام کی ایک مشت داڑھی نہ ہو' یعنی داڑھی ایک مٹھی سے گھٹاتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

6: جبکہ سعودی نجدی امام کی داڑھی خشخشی ہوتی ہے' وہ اس کو ایک مٹھی سے گھٹاتے

ہیں۔

7: ہم اہلسنت سنت موکدہ‘ فرض رکعتیں اور نفل بھی ادا کرتے ہیں۔

7: جبکہ سعودی نجدی امام فقط فرض رکعتیں ادا کرتا ہے۔

8: ہم اہلسنت انبیاء کرام اور صحابہ کرام کی نشانیوں کی تعظیم کرتے ہیں۔

8: جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام ان نشانیوں کو مٹانے کی کوششیں کرتے ہیں۔

9: سعودی امام دوران نماز ایک رکن میں بار بار دونوں ہاتھوں کا بے دریغ استعمال کرتا ہے۔

9: جبکہ فقہ حنفی کے نزدیک دوران نماز ایک رکن میں تین یا تین سے زائد مرتبہ ہاتھ اٹھانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

10: سعودی نجدی امام سورۂ فاتحہ کے اختتام کے بعد با آواز بلند آمین کہتا ہے۔

10: جبکہ فقہ حنفی میں آمین اتنی آواز سے کہی جائے کہ آپ کے کان سن لیں‘ بلند آواز سے نہ کہی جائے۔

11: سعودی نجدی امام ماہ رمضان میں بیس رکعت تراویح نہیں پڑھتا۔ دو امام دس دس رکعتیں پڑھاتے ہیں۔ ایک امام دس رکعتیں پڑھا کر چلا جاتا ہے پھر دوسرا دس پڑھاتا ہے‘ تاکہ دنیا بھر کے مسلمان جو بیس رکعتیں پڑھتے ہیں‘ وہ سوال نہ اٹھائیں۔

11: جبکہ ہم اہلسنت پوری بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔

12: سعودی نجدی امام وتر کی ایک رکعت پڑھاتا ہے۔

12: جبکہ ہم اہلسنت وتر کی تین رکعتیں پڑھتے ہیں۔

13: ہم اہلسنت نذر و نیاز کے ذریعے بزرگوں کو ایصال ثواب کا اہتمام کرتے ہیں۔

13: جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام کے نزدیک نذر و نیاز شرک ہے اور اس کا اہتمام کرنے والے مشرک ہیں۔

14: ہم اہلسنت بارہویں شریف‘ گیارہویں شریف اور دیگر بزرگوں کے ایام مناتے ہیں۔

14: جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام کے نزدیک یہ سب بدعت اور حرام ہے۔

15: اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے علم غیب پر آگاہ اور مختار کل ہیں۔

15: جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام نبی کو بے خبر محتاج اور لاچار کہتا ہے۔

16: اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام و صحابہ کرام بعد از وصال بھی اپنی قبروں میں حیات ہیں۔

16: جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام کے نزدیک انبیاء اور صحابہ مردہ اور مٹی ہیں۔

17: اہلسنت و جماعت سنہری جالیوں کے سامنے ہاتھوں کو باندھ کر سلام عرض

کرتے ہیں

17: جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام کے نزدیک یہ طریقہ شرک اور بدعت ہے

18: اہلسنت و جماعت کے نزدیک بزرگوں کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے

18: جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام کے نزدیک وسیلے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں

19: اہلسنت و جماعت ہر متبرک رات شب میلاد النبی، شب برأت، شب قدر، شب معراج وغیرہا کو عبادت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں۔

19: جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام کے نزدیک ان راتوں کو عام راتوں کے برابر سمجھا جاتا ہے۔

20: قابض سعودی نجدی اور سعودی نجدی امام اہلسنت و جماعت کو مشرک اور بدعتیوں کا گروہ کہتے ہیں۔

20: جو ہم اہلسنت کو بدعتی اور مشرک کہے، ہم ان کے پیچھے تو درکنار ایسے گمراہ بے دین اور قابض نجدیوں کے ساتھ بھی نماز پڑھنا گوارا نہیں کرتے۔

سعودی نجدی امام اگر خوش عقیدہ ہے تو جواب دے؟

سعودی امام اگر خوش عقیدہ ہے اور سعودیوں کے باطل عقائد ونظریات کا حامل نہیں ہے تو ہمارے چند سوالات کا جواب دے۔

سوال: سعودی نجدی امام نے سعودیوں نجدیوں کو حضورﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی نشانیوں کو مٹانے سے کیوں نہیں روکا؟

سوال: سعودی نجدی امام نے سعودیوں نجدیوں کو جنت المعلیٰ اور جنت البقیع میں صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار کے مزارات پر بہیانہ طریقے سے بلڈوزر پھیرنے اور بے حرمتی سے کیوں نہیں روکا؟

سوال: حضورﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار پرانوار کو مسمار کرنے اور اس پر کوڑا کرکٹ ڈالے جانے کے خلاف آواز کیوں نہیں اٹھائی؟

سوال: مسجد حرام اور مسجد نبوی کے امام اگر خوش عقیدہ ہیں تو پھر وہ ہر جمعہ کے خطبے میں باطل گروہ کی حمایت اور اسلامی عقائد کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

سوال: سعودی نجدی امام اگر واقعی حنبلی ہے تو پھر امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ والا عقیدہ کہاں ہے؟

سوال: وہابی نجدی اگر حنبلی اور مقلد ہیں تو پھر وہ پوری دنیا میں غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کی عبادت گاہوں کو چندہ کیوں دیتے ہیں؟

سوال: مقلدین کی مساجد کو چندہ کیوں نہیں دیتے؟

سوال: سعودی نجدی امام پاکستان کے دورے کے موقع پر اہلحدیث وہابیوں کی دعوت پر کیوں آتے ہیں؟

سوال: سعودی نجدی امام اگر مقلد ہے تو وہ پاکستان میں اہلحدیث، وہابیوں کے جلسے میں کیوں جاتا ہے؟

سوال: ولادت گاہ رسول ﷺ کو لائبریری میں جب تبدیل کیا گیا تو اس وقت سے اب تک سعودی امام خاموش کیوں؟

سوال: ولادت گاہ رسول ﷺ کو مسمار کر کے پارکنگ بنانے کی تجویز پیش کی گئی تو اس وقت سعودی امام نے اس ناپاک تجویز کی مخالفت کیوں نہیں کی؟

سوال: جو مسلمان حق اور سچ بولنے سے باز رہے' یا باطل کو زبان سے نہ روکے تو ایسے شخص کو حدیث شریف میں گونگا شیطان فرمایا گیا' کیا سعودی امام گونگا شیطان ہے؟